16

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

30 شوال تا 6 ذوالقعدہ 1446ھ / 29 اپریل تا 5 مئی 2025ء

اس شمارے میں

سود کی نحوست! (2)

اہلِ غزہ کی پکار اور کرنے کے 13 کام

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ڈراما: پاکستان نشانہ

اے اللہ! ہم پر رحم فرما

دامنِ قرطاس تنگ

تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

الحب للہ والبغض للہ

آج کل شرک وکفر کی آندھی نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان ویقین کی جان نکال کر رکھ دی ہے۔ مگر یہ خبریں اور یہ مشاہدے ہماری غیرتِ ملی اور ایمانی جذبات میں کوئی سنسنی، کوئی کپکپی پیدا نہیں کرتے۔ آج کیسے کیسے فتنے ہیں جو اسلام کا چراغ گل کرنے کے لیے باطل کی آندھیاں اُٹھا رہے ہیں، کیسے کیسے خطرات ہیں جو حق کو نیچا دکھانے کے لیے ہر اُفق سے نمودار ہو رہے ہیں۔ کہیں امام الانبیاء ﷺ کی مبارک سنت سے بغاوت ہو رہی ہے، کہیں کتاب اللہ کے معنی ومفہوم میں تحریف کی مہم چلائی جا رہی ہے، کہیں شرک کی وبا سے توحید کو دبانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، بدعات ورسومات کے زور سے سنت کو مٹانے کی سعی جاری ہے، کہیں معصوم بچوں کے ناپختہ ذہنوں میں مغربی افکار گھسیڑنے کی چالیں چلی جا رہی ہیں، کہیں مذہب کا قلع قمع کرنے کے لیے لامذہبیت اور الحاد ودہریت کا عفریت اپنے خون آشام جبڑے کھولے کھڑا ہے۔ ہر طرف اور ہر سو کفر وشرک، بدعات رسومات، الحاد بے دینی، بے پردگی ونیم برہنگی، فحاشی وبے حیائی کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ سیکولرازم کے داعی صرف اسلام کے خلاف کمر کس چکے ہیں۔ مگر اتنے پُرخطر حالات میں ہم رات بھر پاؤں پسار کر میٹھی نیند سوتے ہیں اور تمام دن دنیائے فانی کی بے اعتبار چندروزہ زندگی کو سنوارنے کے لیے اس طرح گم رہتے ہیں کہ الحب للہ اور البغض للہ کے جذبات کو ہمارے وجود میں سر اُٹھانے کا معمولی سا موقع بھی نہیں ملتا۔

وہی انسان جو دنیا کے نام پر محبت ونفرت کے پورے جذبات کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، دین کا نام سنتے ہی اس طرح بے حس وحرکت ہو جاتا ہے جیسے جامد لاش ہو۔ معلوم ہوتا ہے ہمارے اندر وہ دینی حس دھیرے دھیرے دم توڑ رہی ہے جس کا دوسرا حسین نام الحب للہ اور البغض للہ ہے۔

مولانا عبداللہ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1131

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی سرکشی اور قدرت کا کرشمہ

سُورۃُ العَنکبُوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 24، 25

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ۙ

آیت 24: ﴿فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ﴾ ”تو کوئی جواب نہیں تھا اُس (ابراہیمؑ) کی قوم کا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: اسے قتل کر دو یا اس کو جلا دو!“

﴿فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾﴾ ”تو اللہ نے اُسے نجات دی آگ سے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔“

آیت 25: ﴿وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ﴾ ”اور ابراہیمؑ نے کہا کہ تم لوگوں نے اللہ کے سوا جو بت بنا رکھے ہیں یہ تو بس دنیا کی زندگی میں تمہاری آپس کی محبت کی وجہ سے ہے۔“

یہ بہت اہم بات ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہی تھی کہ میں تمہیں متنبہ کر چکا ہوں کہ تم لوگ جن بتوں کو پوجتے ہو ان کی حقیقت کچھ نہیں ہے اور ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود بھی تم لوگ اگر بتوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو اور گمراہی کا راستہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہو تو اس کی اصل وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تم لوگ آپس کے تعلقات‘ آپس کی دوستیاں اور رشتہ داریاں نبھا رہے ہو۔

چنانچہ آیت زیر مطالعہ کے حوالے سے ہر دور کے مخلص مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حق شناسی کے سلسلے میں خود کو ہر قسم کی عصبیت سے بالاتر رکھ کر پوری دیانت داری سے جائزہ لیتا رہے کہ اس کے دور میں اللہ نے دین کی سربلندی کا کام کس کے حوالے کیا ہے اور وہ کون سی جماعت یا شخصیت ہے جو درست انداز میں اس راہ میں جدّ وجُہد کر رہی ہے۔ پھر جب وہ اس سلسلے میں کسی واضح اور ٹھوس نتیجے پر پہنچ جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے تعلقات و مفادات کو بالائے طاق رکھ کر اس شخصیت یا اس جماعت کا ساتھ دے جس کی جدّ وجُہد کا رخ اس کی سمجھ اور معلومات کے مطابق درست ہو۔

﴿ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ﴾ ”پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے“

﴿وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾﴾ ”اور تم سب کا ٹھکانا آگ ہوگی اور (اُس دن وہاں) تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

تمہاری یہ دوستیاں اور گٹھ جوڑ بس دنیا تک ہی محدود ہیں۔ کل قیامت کے دن تمہارے یہ دوست اور رشتہ دار تمہیں پہچاننے سے بھی انکار کر دیں گے۔ اپنے انجام کو دیکھتے ہوئے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اس کا ذمہ دار ٹھہراؤ گے اور باہم ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجو گے۔ اس مشکل گھڑی میں تمہارا کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا۔

درس حدیث

دوستی اور دشمنی کا معیار

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ)) (رواہ ابوداؤد)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی رضا کی خاطر بغض رکھنا اعمال میں سب سے افضل عمل ہے۔“

ادار یہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سود کی نحوست! (2)

وفاقی شرعی عدالت کے 28 اپریل 2022ء کے فیصلہ کے فوراً بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومتِ وقت اور ریاست کے تمام معاشی ادارے فوری طور پر اس فیصلہ پر من وعن مرحلہ وار عمل درآمد شروع کر دیتے تاکہ آئین پاکستان کی دفعہ F-38 کے علاوہ دفعات A-2 اور 227 پر بھی حقیقی معنوں میں عمل درآمد کیا جاتا۔ اس بات کو یقینی بنایا جاتا کہ سودی نظام کے فوری اور مکمل خاتمے کی طرف بڑھا جائے تاکہ معیشت کے حوالے سے قرآن وسنت سے متصادم قوانین اور طرزِ عمل کا خاتمہ کیا جاتا اور مملکتِ خداداد پاکستان کے معاشی نظام کو مکمل طور پر شریعت کے مطابق ڈھالنے کی طرف پیش قدمی شروع کی جاتی۔ لیکن انتہائی افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اس فیصلے کو بعض بینکوں اور بعض افراد نے سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ اسی دوران حکومت اور سٹیٹ بینک کے بعض اعلیٰ عہدیداران نے ایسے بیانات دیئے جس سے واضح ہو گیا ہے کہ حکومتِ پاکستان اور ملک کے معاشی ادارے ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ حکومت نے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد اور سودی نظام کے خاتمے کے حوالے سے جائزہ لینے کے لیے ایک ٹاسک فورس بھی تشکیل دی۔ ٹاسک فورس میں دیگر سٹیک ہولڈرز کے علاوہ بعض علماء کرام کو بھی شامل کیا گیا جس کی ہماری معلومات کے مطابق دوسری میٹنگ ہی نہ ہو سکی!

پاکستان سے سود کی نحوست کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جاری مستقل جنگ کے خاتمے اور ملکی معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کے لیے ہمارے نزدیک درج ذیل اقدامات انتہائی اہم ہیں۔ ان میں بعض اقدامات انفرادی سطح پر کرنے کے ہیں اور زیادہ تر اقدامات حکومت و ریاست کی ذمہ داری ہیں۔

ہر مسلمان اپنا جائزہ لے اور اگر خدانخواستہ کسی سودی معاملے میں ملوث ہے تو فی الفور اس سے لاتعلقی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی جناب میں توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہر دم اپنے پیش نظر رکھے ''پس جس کو اس کے رب کی طرف سے (سود چھوڑنے کی) یہ نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو اس کے لیے ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو کوئی (سود چھوڑنے کا یہ حکم سن لینے کے بعد) دوبارہ سود لے گا وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔ (سورۃ البقرۃ:275)

پھر یہ کہ ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود اللہ کی مکمل بندگی کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اقامتِ دین یعنی نظامِ خلافت کے قیام کے لیے بھی جدوجہد کرے۔ کیونکہ سودی نظام کا مکمل خاتمہ اور اسلام کے نظامِ زکوٰۃ، عشر، صدقات وانفاق فی سبیل اللہ کا نفاذ اس کے بغیر ممکن نہیں۔ سود ہی وہ شیطانی چرخہ ہے جس پر سرمایہ دارانہ نظام کے سارے تاروپود کو بُنا گیا ہے۔ سیاسی حوالے سے دیکھا جائے تو بڑی تعداد میں ایسے ممالک موجود ہیں جو ''جمہوریت'' کے علاوہ کسی طرزِ حکومت کو اپنائے ہوئے ہیں۔ دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے کے بعد سے لے کر اگلے تقریباً 45 سال تک سوویت یونین میں کمیونسٹ نظامِ حکومت چلایا گیا اور اگرچہ کارل مارکس کی کتاب ''داس کیپیٹل'' میں سرمایہ دارانہ نظام کی دیگر تباہ کاریوں کے ساتھ سود کی شناعت پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور اصولی طور پر کمیونسٹ نظامِ معیشت میں سود کی گنجائش نہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ 18 ویں صدی کے بعد سود کے بغیر کسی بھی نظام کو چلنے ہی نہیں دیا گیا۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سودی لین دین کی ہر ہر سطح پر مذمت کرے اور اس کے خلاف کم از کم نہی عن المنکر باللسان ضرور کرے اور عوامی سطح پر سودی نظام کے خلاف بیداری کا ماحول پیدا کرنے کی ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

30 شوال تا 6 ذوالقعدہ 1446ھ جلد 34
29 اپریل تا 5 مئی 2025ء شمارہ 16

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت:
● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری
● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک........ 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

وفاقی شرعی عدالت کے 28 اپریل 2022ء کے فیصلے کے مطابق 5 سال کے اندر اندر حکومت کو سودی نظام ختم کرنے کے لیے قانون سازی کرنی ہے۔ شر کی علمبردار قوتیں یقیناً اس فیصلے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کریں گی بلکہ کر رہی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سودی نظام کے خلاف اپنی کوششیں جاری رکھیں اور باطل کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ اِس حوالے سے تمام دینی جماعتیں سود کے معاملے پر متحد ہو کر تحریک برپا کریں۔ حکومتی اتحاد میں شامل مذہبی رجحان رکھنے والی جماعتوں کو سودی نظام کے خاتمہ کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔ حکومت اور سٹیٹ بینک، دیگر اداروں/ افراد کو سود کے حوالے سے دائر اپیلیں واپس لینے پر مجبور کریں۔ سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کا فرضِ منصبی ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف دائر تمام اپیلوں کو جلد از جلد نمٹائے۔

فروری 2025ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کا اندرونی و بیرونی کل واجب الادا قرض تقریباً ساڑھے 75 کھرب روپے کے برابر ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ اندرونی قرض کی مد میں تقریباً 51.3 کھرب روپے واجب الادا ہیں جبکہ بیرونی قرض تقریباً 23.5 کھرب روپے ہے۔ یاد رہے کہ اس رقم میں اصل زر بمعہ سود شامل ہیں اور سود کی ادائیگی مجموعی طور پر اصل زر سے کہیں زیادہ ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق موجودہ مالی سال کے پہلے نو ماہ کے دوران پاکستان نے اندرونی قرضے پر تقریباً 4807 ارب روپے سود کی مد میں ادا کیے۔ جہاں تک اندرونی قرض کی بات ہے تو اس پر واجب الادا سود کو تو وفاقی اور صوبائی حکومتیں بیک جنبش قلم ختم کر سکتی ہیں جو ملکی معیشت کے لیے یقیناً بہت بڑا ریلیف ہوگا۔ البتہ اندرونی قرض میں بھی کچھ معاملات پیچیدہ ہیں جنہیں بات چیت کے ذریعے قرض برائے حصص کے اصول پر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان نے مالی سال 25-2024ء میں تقریباً چار ارب ڈالر سود بیرونی قرضے پر ادا کرنا ہے۔ اس گھمبیر صورتحال سے نکلنے کے لیے ریاست کو کچھ Out of the box حل تلاش کرنے ہوں گے۔ اس کی ایک نظیر پریسلر ترمیم کے تحت امریکہ کا رقم وصول کرنے کے باوجود پاکستان کو ایف 16 طیارے نہ دینا ہے۔ 1980ء کی دہائی کے آغاز میں امریکہ نے پاکستان کو 28 ایف 16 طیارے بیچنے کا معاہدہ کیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف جنگ لڑی جا رہی تھی۔ البتہ فروری 1989ء میں جب سوویت یونین کو افغانستان میں شکست ہوگئی اور سوویت یونین خود شکست و ریخت کا شکار ہو گیا تو 1990ء میں پریسلر ترمیم (جو امریکی سینٹ نے 1985ء میں پاس کی تھی) کو نافذ کر دیا گیا اور اس کا سہارا لیتے ہوئے امریکی حکومت نے پاکستان کے ساتھ ایف 16 طیارے بیچنے کا معاہدہ منسوخ کر دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ جنگی طیاروں کی خرید کے لیے پاکستان نے جو رقم امریکہ کو ادا کر رکھی تھی اُسے بھی واپس کرنے سے انکار کر دیا اور طیارے امریکی سرزمین پر کھڑے رہنے کے اخراجات بھی پاکستان سے کٹوتی کی صورت میں وصول کیے۔ پھر بقیہ رقم جو امریکہ کی طرف واجب الادا تھی اس کے بدلے پاکستان کو جلی ہوئی گندم فراہم کر دی اور اعلان کر دیا کہ معاہدہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ ایسی ہی نظیر کو پاکستان بھی یہ موقف اپنا کر استعمال کر سکتا ہے کہ کیونکہ وفاقی شرعی عدالت جو شرعی معاملات کے حوالے سے ملک کا اعلیٰ ترین عدالتی فورم ہے اس نے ربا (ہر نوع کے سود) کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا پاکستان واجب الادا اصل زر تو ادا کرے گا لیکن ربا یعنی سود کو عدالتی حکم کے مطابق ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اصل زر موافق معاشی حالات کے مطابق ادا کر دیا جائے گا۔ اس حوالے سے پارلیمنٹ میں قرارداد بھی منظور کی جائے اور پھر اس پر حکومت، اپوزیشن، عدلیہ، سول و عسکری بیوروکریسی اور عوام ڈٹ جائیں۔

علاوہ ازیں ایک لائحہ عمل جسے 1917ء میں بالشیوک انقلاب کے بعد روس سے لے کر 1980ء کی دہائی میں ارجنٹائن، برازیل، میکسیکو اور چلی، اور پھر 2009ء کے یورپی اقتصادی بحران کے باعث یونان، سپین اور پرتگال سب کامیابی سے اختیار کر چکے ہیں وہ sovereign debt default ہے، جس کی بنیاد ناجائز (illegitimate) اور بدبودار (odious) قرض ہے۔ قارئین کو شاید حیرت ہو کہ اس معاملہ پر بین الاقوامی کیس لاء انتہائی مضبوط ہے اور اس سلسلے میں معاونت فراہم کرنے والے ادارے بھی موجود ہیں۔ ان تمام ممالک نے واجب الادا قرض اس بنیاد پر ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ آئی ایم ایف اور اس جیسے دیگر عالمی مالیاتی ادارے اور ان کی گارنٹی پر سودی قرضہ دینے والے ممالک اور نجی بینک جانتے تھے کہ قرض کا پیسہ وصول کرنے والے اسے ملکی ترقی کی بجائے ذاتی مفادات اور جائیدادیں بنانے میں صرف کریں گے لیکن اس کے باوجود ان ممالک کو سودی قرض دے دیا گیا۔ ہم مکرر عرض کرتے ہیں کہ بین الاقوامی کیس لاء میں اس کی کئی نظیریں موجود ہیں اور اس نوعیت کے مقدمات میں معاونت فراہم کرنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر کئی لیگل فورمز اور لاء فرمز موجود ہیں۔ البتہ اس میں ایک بڑا مسئلہ جو سامنے آئے گا وہ یہ ہے کہ ماضی میں قرضہ حاصل کرنے والی شخصیات آج بھی کسی نہ کسی حیثیت میں حکومت کا حصہ ہیں۔

پھر یہ کہ کم از کم پاکستان جیسے سٹریٹجک اہمیت کے حامل ملک (اسلامی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہونا، ایٹمی طاقت بننا اور شاندار میزائل ٹیکنالوجی حاصل کرنا، پیشہ ورانہ مہارت کی حامل potentially بہترین فوج) کی حد تک اندرونی و بیرونی قرضہ اور اس پر واجب الادا سود سے جان چھڑانے کی جو بھی کوشش کی جائے گی، اندرونی اور بیرونی دونوں سطحوں پر سخت ردعمل اور نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا جس کے لیے عوام سمیت ملک کے تمام سٹیک ہولڈرز کو تیار رہنا ہوگا۔ بہرحال حالات کیسے بھی نامساعد نظر آئیں، بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری اس جنگ کو ختم کریں تا کہ ملک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہماری دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنور جائے۔

ہماری مسلمانانِ پاکستان سے استدعا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خاطر اپنی انفرادی زندگی میں ہر طرح کے سود سے مکمل اجتناب کریں اور اجتماعی زندگی میں اس نافرمانی اور ظلم کے خلاف مل جل کر آواز اٹھانے اور اسے ختم کر کے حق اور عدل پر مبنی اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کرنے کی اس کوشش میں ہمارا بھرپور ساتھ دیں۔ حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے۔ وہ بھی اپنی آخرت سنوارنے کی سعی کریں۔ وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ کے فی الفور اور مکمل نفاذ کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ بنے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کو ختم کریں۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ کی مانیں تا کہ اس کی مدد شامل حال ہو۔

پاکستان دشمنوں میں گھرا ہوا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل اور ہمارے خطے میں بھارت، امریکہ کے ساتھ مل کر جو گریٹ گیم کھیلنا چاہتے ہیں، اس کی راہ میں پاکستان ایک ایسا کانٹا ہے جسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ بھارتی ڈرامہ اور ردعمل اسی سازش کا ایک حصہ ہے۔ دشمن انتہائی عیار ہے اور ہمارے تمام بڑے نادانی میں ملکی مفاد کو زک پہنچا رہے ہیں۔ دانا وہی ہوتا ہے جو دشمن کے وار سے پہلے اس کا ادراک بھی رکھے اور اس سے نبرد آزما ہونے کا منصوبہ بھی تیار ہو۔ اللہ ہم سب کا اور ملک و ملت کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

اہلِ غزہ کی پکار

اور کرنے کے 13 کام

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 18 اپریل 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہِ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

10 اپریل کو اسلام آباد میں قومی فلسطین کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے معروف دینی شخصیات، علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ تنظیم اسلامی کی جانب سے مجھے بھی شرکت کرنے اور گزارشات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس کانفرنس کے بعد ایک مشترکہ اعلامیہ یا ڈیکلریشن جاری کیا گیا اور متفقہ طور پر یہ تقاضا بھی کیا گیا کہ خطباتِ جمعہ میں اس کا ذکر کیا جائے۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی کی سطح پر بھی ہم نے مشاورت کے ساتھ ایک 13 نکاتی لائحہ عمل تجویز کیا ہے جس کا مختصر تذکرہ قومی فلسطین کانفرنس میں بھی ہم نے کیا تھا، انہی 13 نکات کو یہاں بھی تھوڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرنا مقصود ہے۔ ان شاء اللہ!

1۔ دعاؤں کا اہتمام

ہم سب اپنے فلسطینی بھائیوں کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ خصوصاً مساجد میں نماز کے بعد فلسطینی مسلم بھائیوں، بہنوں اور بچوں کے لیے دعائیں مانگی جائیں اور قنوتِ نازلہ کا اہتمام کیا جائے۔ بعض لوگ دعاؤں کا بھی مذاق اڑا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعاؤں سے کیا ہوتا ہے؟ حالانکہ امام الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر کون انقلابی اور امیر المجاہدین ہوسکتا ہے لیکن آپ ﷺ نے دورانِ جہاد اقدامات بھی کیے ہیں لیکن دعائیں بھی مانگی ہیں اور اُمت کو دعائیں سکھائی بھی ہیں۔ نمازوں میں قنوتِ نازلہ کا اہتمام بھی کیا ہے۔ آج اُمت کے بعض لوگ اگر دعاؤں کا مذاق اُڑائیں تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔ بہرحال ہر ایک کی آزمائش ہے کہ وہ کیا طرزِ عمل اختیار کرتا ہے۔ روزِ محشر اُسے اس کا حساب بھی دینا ہوگا۔ دعا بھی مسلمان کے عمل کا حصہ ہے۔ تنظیم اسلامی اور قرآن اکیڈمیز کے زیر اہتمام مساجد میں ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ قنوتِ نازلہ اور دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ دیگر دینی جماعتوں اور علماء کرام کو بھی اس جانب توجہ دلانی چاہیے۔

2۔ اسرائیل کے ناپاک عزائم سے آگاہی

اسرائیل کے عزائم اور اُن کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ اور پاکستان کو درپیش خطرات سے عوام الناس کو آگاہی دی جائے۔ علماء کرام خطباتِ جمعہ میں اس کو موضوع بنائیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اس مسئلہ کو اُجاگر کیا جائے۔ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے برسوں پہلے اس حوالے سے آگاہی دی تھی۔ اس حوالے سے اُن کے خطابات ریکارڈ کا حصہ بھی ہیں۔ انہوں نے بار بار تذکرہ کیا کہ صہیونیوں کے عزائم کیا ہیں، یہ صرف فلسطین کے مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پوری اُمت کا مسئلہ ہے

مرتب: ابو ابراهیم

کیونکہ صہیونیوں کے عزائم میں صرف فلسطین پر قبضہ کرنا شامل نہیں ہے بلکہ وہ شام، عراق، اردن، لبنان، مصر کے ڈیلٹا اور مدینہ منورہ سمیت سعودی عرب کے شمالی علاقوں پر بھی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے جھنڈے میں شامل دو لائنز اس بات کی عکاس ہیں کہ وہ نیل سے لے کر فرات تک سارے خطے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ پورے مشرق وسطیٰ کا نقشہ تبدیل کرکے گریٹر اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے وہ ایک بڑی جنگ چاہتے ہیں جسے بائبل میں آرمیگاڈان اور احادیث میں ملحمۃ العظمیٰ کہا گیا ہے۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرۃ جہاں سے رسول ﷺ کا معراج کا آسمانی سفر شروع ہوا تھا کو منہدم کرکے تھرڈ ٹیمپل تعمیر کرنا بھی اُن کے عزائم میں شامل ہے۔ ان کا تصور ہے کہ تھرڈ ٹمپل میں تختِ داؤدی رکھا جائے اور اُس پر اُن کے مسایاح کی تاج پوشی کی جائے جسے احادیث میں دجال اکبر کہا گیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ان چیزوں کو بار بار بیان کیا ہے اور تنظیم اسلامی کے تحت شائع ہونے والے رسائل و جرائد میں ہم صہیونی عزائم کو مسلسل بے نقاب کرتے رہتے ہیں۔ پھر خطباتِ جمعہ اور پریس ریلیز میں بھی ان باتوں کو شامل کرتے ہیں تاکہ عوام کو اسرائیل کے عزائم سے آگاہی حاصل ہو۔

3۔ جہاد کا فتویٰ

ہم نے گزارش کی تھی کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کی جانب سے جہاد کا فتویٰ جاری ہونا چاہیے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اسلام آباد میں منعقدہ فلسطین کانفرنس کے اختتام پر مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے تمام دینی جماعتوں اور علماء کی جانب سے ایک متفقہ اعلامیہ جاری کیا جس میں جہاد کا فتویٰ بھی شامل تھا۔ ہم نے گزارش کی ہے کہ عالمی سطح پر بھی اسی طرح کا ایک فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بعض عناصر اس فتویٰ کی بھی تحقیر کر رہے تھے جن کی سوشل میڈیا پر عوام اور دینی جماعتوں نے اچھی خبر لی ہے۔ ایسے لوگ صرف اپنی قبر و قیامت گندی کر رہے ہیں، ان کی ایسی حرکتوں سے اللہ کے منصوبوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور بالآخر فتح حق کو حاصل ہوگی۔ یہ امتحان صرف اہلِ غزہ کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا ہے کہ ہم حق اور باطل کے اس معرکہ میں کہاں کھڑے ہیں۔ مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے جو اعلامیہ پیش کیا اس میں عوام، اداروں اور حکومت کی سطح پر کرنے والے کاموں پر زور دیا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی نے اس اعلامیہ کو انگریزی زبان میں بھی ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ اسی طرح دیگر دینی جماعتوں کو بھی اس کا انگریزی اور عربی زبان میں ترجمہ کرکے دنیا میں پھیلانا چاہیے۔ اُمت مسلمہ کو اسرائیل کے

خلاف جانی ، مالی ، معاشی اور عسکری سطح پر جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جہاد بمعنی قتال ہے جو کہ افواج اور حکومتیں کر سکتی ہیں ۔ عوام مالی جہاد بھی کر سکتے ہیں ، اسرائیل کا معاشی بائیکاٹ کر کے معاشی جہاد میں بھی حصہ لے سکتے ہیں ۔ اسرائیلی مظالم کے خلاف آواز اُٹھا کر فلسطینیوں کی اخلاقی مدد بھی کر سکتے ہیں ۔ ہر سطح پر جدوجہد جہاد میں شامل ہوگی۔

4۔ پاکستان کا کردار

ہم نے گزارش کی ہے کہ تمام دینی جماعتوں کے قائدین اور علماء ایک مشترکہ وفد کی صورت میں صدر پاکستان، وزیر اعظم ، مقتدر حلقوں ، سینٹ کے چیئر مین اور قومی و صوبائی اسمبلی کے سپیکر حضرات سے ملاقات کر کے اُن کے سامنے غزہ کے مسئلے کی سنگینی کو واضح کریں اور عالم اسلام پر اس کے ممکنہ اثرات سے آگاہ فرمائیں ۔ حکومتیں گرانے اور بنانے کے لیے تو ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں کئی کئی روز اسلام آباد میں دھرنے دیتی ہیں ، احتجاج کرتی ہیں ۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کے لوگ بھی لانگ مارچ اور دھرنے دیتے ہیں ۔ ہم سب مسلمان ہیں ۔ کیا پوری اُمت کے متفقہ مسئلہ پر ہمیں کوئی دھرنا، احتجاج، مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے؟ اس بات کے حوالے سے مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی سوچیں، دیگر سیاسی جماعتوں کے رہنما بھی سوچیں۔ ہم سب نے مرنا ہے اور اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ تمام مذہبی اور دینی جماعتیں متحد ہو کر آواز اٹھائیں اور عوام کو بھی اپنے ساتھ ملائیں تو حکومت کو دباؤ میں لا کر اہل غزہ کے حق میں اپنا مطالبہ منوا سکتی ہیں۔

اسی طرح حکومت پاکستان دوسرے ممالک کی حکومتوں سے بات کر سکتی ہے ، ہمارے مقتدر طبقات دوسرے ممالک کے مقتدر طبقات سے رابطہ کر کے بات کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ حکومتوں اور مقتدر طبقات کا کام صرف مذمتی بیانات دینا نہیں ہے ۔ یہ کام تو مسجد کا امام بھی کر سکتا ہے۔ ہم خطباتِ جمعہ میں بھی بات کرتے ہیں، پریس ریلیز بھی جاری کرتے ہیں ، ہم نے مسلم اور غیر مسلم ممالک کے سفارت خانوں کو خطوط لکھے ہیں اور آئندہ بھی لکھیں گے ۔ ان شاء اللہ۔ لیکن جو رابطہ حکمرانوں کا ہوتا ہے وہ عوام کا نہیں ہوتا۔ جو کام حکومت یا مقتدر حلقے کر سکتے ہیں وہ مسجد کا امام نہیں کر سکتا ہے ۔ آپ کے پاس اختیار ہے، طاقت ہے ، وسائل اور ذرائع ہیں ۔ دیگر معاملات اور مسائل کے حل کے لیے ہمارے حکمران دوسرے ممالک کے دورے کرتے ہیں ، مذاکرات اور معاہدے کرتے ہیں ۔ کیا غیرتِ دینی کا بھی کوئی تقاضا ہے یا نہیں ؟ کیا بحیثیت اُمتی بھی ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں یا نہیں ؟ میرے دل کی آواز ہے، بیت اللہ کے پاس بیٹھ کر حرم اقصیٰ کی حفاظت کا وعدہ کرلو ، وہاں سے پوری دنیا میں ایک پیغام جائے گا کہ اُمت ابھی بانجھ نہیں ہوئی۔

یہ مسئلہ صرف اہلِ غزہ کا نہیں ہے بلکہ پاکستان کا بھی ہے کیونکہ پاکستان کو بھی اس حوالے سے خطرات درپیش ہیں ۔ نیتن یا ہو کہتا ہے کہ مجھے خوشی ہوگی کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہو جائے ۔ نریندر مودی بھی یہی کہتا ہے ۔ ہمارا ازلی دشمن بھارت اور اسرائیل آپس میں مل بیٹھے ہیں ۔ یہ مملکت اللہ کا انعام ہے ۔ اس کو محفوظ رکھنا ، یہاں دینی جذبات کی آبیاری کرنا اُمت کے مفاد میں ہے ۔ ہماری فوج کے ماٹو میں ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ شامل ہے ۔ پھر احادیث میں ذکر ہے کہ خراسان سے امام مہدی کی نصرت کے لیے لشکر چلیں گے اور یروشلم میں جا کر جھنڈے گاڑیں گے ۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دجال کو قتل کریں گے ۔ پھر اللہ کی زمین پر اللہ کا دین غالب ہوگا ۔ اس حوالے سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور پاکستانی قوم کو اس حوالے سے بیدار بھی کرنا چاہیے۔

5۔ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ

ایسی کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اسرائیل کو سپورٹ کرتی ہیں اور جو دکاندار ایسی اشیاء رکھتے ہوں ان سے خریداری سے اجتناب اور دینی غیرت کے تقاضے کی طرف ان کو متوجہ کیا جائے۔ اس حوالے سے عوامی سطح پر جذبہ موجود ہے اور کچھ کام بھی ہو رہا ہے۔ تاہم ہم گزارش کرتے ہیں کہ توڑ پھوڑ نہ کی جائے اور ایسا کوئی اقدام نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے اور دشمن کا بیانیہ مضبوط ہو۔ ایک بات یہ بھی آئی ہے کہ اگر دکاندار ایسی مصنوعات نہیں ہٹاتے تو پوری دکان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اتنی غیرت تو ہم دکھا سکتے ہیں ۔ وہ رقم جو ہمارے مظلوم مسلمان بھائیوں ، بہنوں اور بچوں کا خون بہانے کے لیے استعمال ہوتی ہے اگر کچھ لوگ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات فروخت کر کے اسرائیل کو فراہم کر رہے ہیں تو ہمیں ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔

6۔ حکومتی سطح پر اسرائیل نواز کمپنیوں کا معاشی بائیکاٹ

حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اسرائیلی سہولت کار کمپنیوں کی مصنوعات کا معاشی بائیکاٹ کرے ۔ عوام میں اس حوالے سے جذبہ موجود ہے ۔ بعض یونیورسٹیز کے ذمہ داران کے بارے میں معلوم ہوا کہ انہوں نے طے کیا کہ ان کے اداروں میں اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات نہیں رکھی جائیں گی ۔ بعض بار کونسلز میں بھی اس کا اعلان ہوا ہے ۔ کیا حکمران اور حکومتی ادارے ایسا نہیں کر سکتے؟ ہم نے گزارش کی ہے کہ ایسی مصنوعات کی درآمد بند کی جائے ، اسرائیل کو سپورٹ کرنے والی کمپنیوں کے کاروبار بند کیے جائیں اور ان کے لائسنس منسوخ کیے جائیں ۔ اس کا بڑا اثر ہوگا ۔ ایک مرتبہ ڈنمارک میں گستاخانہ خاکے شائع کیے گئے، سعودی عرب نے ڈنمارک کی ڈیری پروڈکٹس پر پابندی لگا دی ۔ چند دن بعد ہی ڈنمارک کے وزیر نے آ کر معافی مانگی اور آئندہ ایسی گستاخیاں نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ دو ارب مسلمان پوری دنیا میں ہیں ۔ اگر یہ سب مل کر اسرائیل نواز مصنوعات کا بائیکاٹ کریں تو اسرائیل کو دن میں تارے نظر آ جائیں گے۔

7۔ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا متبادل

پاکستانی سرمایہ کاروں کو راغب کیا جائے کہ وہ ایسی مصنوعات کی متبادل مارکیٹ میں لانے کے لیے سرمایہ کاری کریں۔ اس میں حکومت کو بھی کردار ادا کرنا چاہیے۔ البتہ یہ نہ ہو کہ اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر کمائی کا ذریعہ بنا لیا جائے اور 100 روپے کی چیز کو 400 میں فروخت کیا جائے ۔ یہ لوگوں کے ایمان سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کے مترادف ہوگا۔ ماضی میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا کچھ بزنس ہماری لوکل بزنس کمیونٹی نے خریدا بھی ہے۔ جن کے پاس پیسہ ہے وہ اب بھی خرید کر لوکلائز کر سکتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عوام کو وہ کوالٹی بھی مل جائے گی اور پیسہ بھی ادھر ہی رہے گا ، غیروں کے ہاتھ میں نہیں جائے گا۔ اس حوالے سے ہمارے چیمبرز کو غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہم رول ادا کرنا چاہیے۔

8۔ مسلم ممالک کے سفیروں سے مطالبہ

ہم نے گزارش کی ہے کہ دینی جماعتوں کے قائدین اور علماء ایک مشترکہ وفد تیار کریں جو مسلم ممالک کے سفراء سے ملاقاتیں کر کے ان کے سامنے چار باتیں مختصراً رکھیں:

1۔ اُمتی ہونے کی حیثیت سے اور اسلامی بھائی چارہ کے رشتے کی بنیاد پر مظلوم مسلمان چاہیے وہ کشمیر کے ہوں، برما، سنکیانگ یا فلسطین کے ہوں اُن کی مدد اور دادرسی کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے ۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے حوالے سے اپنی حکومتوں کو احساس دلانا وقت کی ضرورت ہے۔

2۔ تمام مسلم ممالک اقوام متحدہ کا دہرا اور منافقانہ معیار اُجاگر کریں اور اس سے علیحدگی اختیار کرنے کا اعلان کریں۔ کیا فائدہ ایسی اقوام متحدہ کا جو ہمارے مسلمان بھائیوں کا تحفظ نہ کر سکے اور جو صرف امریکہ کی لونڈی اور اسرائیلی مفادات کی محافظ ہو۔ اس بات کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کیا جائے کہ 57 مسلم ممالک خود متحد ہو کر ایک عالمی فورم قائم کریں یا OIC کو فعال بنائیں۔ کامیابی یا ناکامی اللہ کے اختیار میں ہے، ہم صرف کوشش کرنے کے مکلف ہیں۔ مسلم ممالک کے سفراء سے ملاقاتیں کر کے دینی جماعتوں کا وفد یہ کوشش کر سکتا ہے اور کرنی چاہیے۔

3۔ 34 مسلم ممالک کی مشترکہ فوج جس کے سربراہ ہمارے سابق آرمی چیف ہیں، اس فوج کو OIC کے تحت فعال کیا جائے کیونکہ OIC کے چارٹر میں مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے فلسطینیوں کی عسکری مدد کرنا بھی شامل ہے۔ OIC کے چارٹر میں طے ہے کہ فلسطینیوں کی اپنی آزاد ریاست ہوگی۔

4۔ مسلم ممالک کو باہم مل کر آپس میں مشترکہ اقتصادی، دفاعی اور اقدامی معاہدہ کرنا چاہیے جس میں پاکستان ایک بڑا رول ادا کر سکتا ہے۔ اللہ نے اس خطے کو اہمیت دی ہے اور نوازا بھی ہے۔ مسلم ممالک اندرونی طور پر کافی حد تک خودکفیل ہیں۔ اگر یہ آپس میں مل کر آگے بڑھیں گے تو مغربی استعمار کی معاشی جکڑبندی کا بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری اکثر ضروریات آپس میں معاہدے کر کے پوری ہو سکتی ہیں۔ اگر مغربی استعمار کی غلامی اور جکڑ بندی سے بچنا ہے اور اُمت کو مسلسل نقصان میں جانے سے روکنا ہے تو آپس میں اتحاد کی طرف ہمیں بڑھنا پڑے گا۔

9۔ بنی اسرائیل کی تاریخ سے آگاہی

علماء اور دینی جماعتیں بنی اسرائیل کی تاریخ، عہد شکنیوں، اسرائیلی عزائم اور مسلم دشمنی کے حوالے سے اُمت مسلمہ کے نوجوانوں اور بچوں کو آگاہی فراہم کریں۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام انجینئر نوید احمدؒ نے مسجد اقصیٰ کی تاریخ پر ایک بہت عمدہ ڈاکومنٹ تیار کیا تھا جس کو ہم شیئر بھی کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کچھ رفقائے تنظیم نے بڑی محنت سے ایک پریزنٹیشن بھی تیار کی ہے جو ہمارے مراکز اور مکتبہ جات سے بآسانی مل جائے گی۔ اس میں سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ و طالبات کے لیے بہت عمدہ رہنمائی موجود ہے۔ رفیق تنظیم ڈاکٹر انوار علی نے اس کو پریزنٹ بھی کیا ہے جس کی ویڈیو بھی موجود ہے۔ دیگر دینی جماعتوں اور علماء کو بھی اسی طرح نوجوان نسل کی رہنمائی کے لیے اہتمام کرنا چاہیے۔

10۔ شوقِ شہادت اور جذبۂ جہاد

طلبہ میں شوق شہادت اور جذبۂ جہاد پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کے مالکان اور سربراہان کو راغب کیا جائے اور وہاں ایسے پروگرامز کیے جائیں جن سے طلبہ میں شوق شہادت اور جذبۂ جہاد پیدا ہو۔ اس کے لیے منبر کو بھی استعمال کیا جائے لیکن خاص طور کروڑوں بچے ہمارے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھتے ہیں ان کے لیے بھی اہتمام کیا جائے۔

11۔ مالی امداد کی اپیل

غزہ کے مسلمانوں اور تحریک مزاحمت کی مالی مدد کے لیے اپیل کی جائے۔ صرف عوام ہی نہیں بلکہ حکمران بھی اس سلسلہ میں آگے بڑھ کر کردار ادا کریں۔ اگر وہ حماس کے نمائندے ڈاکٹر خالد قدومی کو ریاستی سطح پر دعوت دے کر سینٹ میں بلا سکتے ہیں تو تحریک مزاحمت کی مدد کے لیے مالی امداد کی اپیل کیوں نہیں کر سکتے۔

12۔ پرامن، منظم مظاہرے

فلسطین کے مسلمانوں پر اسرائیلی مظالم کی انتہا ہو چکی ہے۔ اس ظلم و ستم کے خلاف ہمیں بڑے پیمانے پر پرامن اور منظم مظاہروں کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ دنیا کو بھی معلوم ہو کہ مسلمان متحد ہیں اور ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہیں۔ یہ بات فلسطین اور غزہ کے مسلمانوں کی ہمت کو بڑھانے کا باعث بھی بنے گی۔ ہم خواتین کو مظاہروں میں لانے کے قائل نہیں ہیں تاہم تنظیم اسلامی کے رفقاء سے ہم نے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھی مظاہرے میں شامل کریں۔ اس سے ایک تو ہمارے بچوں میں اُمت کا جذبہ پیدا ہوگا، دوسرا دنیا کو بھی ایک اچھا پیغام جائے گا۔

13۔ غلبۂ دین کی جدوجہد

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے ہر بیماری کا علاج پہلے پیدا فرمایا ہے، بیماری بعد میں پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو بنا جبکہ اسرائیل مئی 1948ء میں۔ اسرائیل بیماری ہے اور پاکستان علاج ہے۔ پاکستان کو مضبوط کرنا ہمارا فرض ہے اور پاکستان تب ہی مضبوط ہوگا جب ہم یہاں اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کریں گے۔ کیونکہ یہ ملک بنا بھی اسلام کے نام پر ہے اور اس کا استحکام بھی اسلام سے وابستہ ہے۔ اسلام کے ساتھ بے وفائی کر کے ہم نے یہاں تعصبات اور نفرتوں کے بیج بو دیے ہیں۔ لہٰذا اب ہمیں سچی اجتماعی توبہ کرنا ہوگی اور دوبارہ اسی مقصد کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی جس کے لیے یہ ملک حاصل کیا تھا۔ تب ہی اللہ کی مدد آئے گی۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷﴾ ''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جمادے گا۔'' (محمد:7)

اگر ہم یہاں اللہ کے دین کو نافذ کریں گے تو یہ خطہ خراسان بنے گا اور یہاں سے کالے جھنڈوں والے لشکر جا کر امام مہدیؒ کی فوج میں شامل ہوں گے اور یہود کے بڑے لیڈر دجال کے خلاف قتال کریں گے۔ مستقبل کے اس منظرنامے کو سامنے رکھ کر تیاری کریں۔ اگر باطل کے غلبہ کے لیے سارا عالم کفر متحد ہو سکتا ہے تو ہم دین کے رشتے کی بنیاد پر اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے۔

یہ ہماری چند گزارشات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت دینی عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر بھائی کو اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ کراچی میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی (خلع یافتہ)، تعلیم بیچلرز، عمر 25 سال، ماسٹرز جاری، شارٹ و سرٹیفکیٹ کورسز، مختصر فیملی کو دینی مزاج کے حامل، ذاتی رہائش، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ نکاح سادگی سے ہوگا۔
برائے رابطہ: 0334-3067476
0312-8743634

☆ لاہور میں مقیم اعوان فیملی کو اپنی دو بیٹیوں، عمر بائیس سال اور اُنیس سال، تعلیم بالترتیب بی اے اور میٹرک کے لیے دینی مزاج کے حامل رشتے درکار ہیں۔ دونوں بیٹیاں اُمورِ خانہ داری میں ماہر ہیں۔ برائے رابطہ: 0300-4130938

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہٰذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

بھارت پاکستان کے خلاف آزاد کشمیر میں جنگ چھیڑتا ہے تو یہ جنگ دو ممالک تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ عالمی جنگ میں بدل جائے گی: رضاء الحق

پہلگام واقعہ بھارت کا فالس فلیگ ہے جو اس نے پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر کو بدنام کرنے کے لیے کیا ہے: توصیف احمد خان

’’مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ڈراما: پاکستان نشانہ‘‘

پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: مقبوضہ کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام میں 30 سیاحوں کے قتل کا واقعہ پیش آیا۔ کیا یہ ہمیشہ کی طرح انڈیا کا کوئی فالس فلیگ ڈراما ہے یا بھارتی ظلم وستم کا ردعمل ہے؟

توصیف احمد خان: جنگ میں کچھ حکمت عملیاں ہوتی ہیں جیسا کہ دہشت مچانے کے لیے اس طرح کے واقعات کیے جاتے ہیں، میڈیا ایسے واقعات کو کوریج دیتا ہے اور دنیا میں ایک پیغام جاتا ہے کہ یہاں کچھ مسئلہ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ معصوم شہریوں کا قتل کہیں بھی ہو، کوئی بھی کرے وہ غلط ہے۔ اگر بلوچستان میں معصوم شہریوں کا قتل ہو رہا ہے، بسیں روک کر، جعفر ایکسپریس اغوا کر کے اور شناختی کارڈ چیک کر کے لوگوں کو کا قتل کیا جاتا ہے تو اس کے پیچھے بھی بھارت کا ہاتھ واضح ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بھارت کی اگر آپ تاریخ دیکھیں تو اس واقعہ کے فالس فلیگ ہونے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بھارت مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے اس طرح کے ہتھکنڈے پہلے بھی آزماتا رہا ہے۔ پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے سمجھوتہ ایکسپریس جیسے فالس فلیگ واقعات بھی ہوئے جس پر آج تک بھارت نے کوئی تحقیقات نہیں کروائیں کیونکہ اس میں بھارتی ادارے خود ملوث تھے۔ حالیہ دنوں میں جب امریکی نائب صدر بھارت کے دورے پر ہیں تو اس طرح کا فالس فلیگ ڈراما کر کے پاکستان کے خلاف گریٹ گیم کو آگے بڑھانا بھی ایک مقصد ہوسکتا ہے کیونکہ پاکستان کا کشمیر کے حوالے سے اپنا ایک موقف ہے۔ پھر یہ کہ جو کچھ اسرائیل فلسطین میں کر رہا ہے وہی کچھ بھارت مقبوضہ کشمیر میں کرنا چاہتا ہے۔ اگر پاکستان فلسطین کے حوالے سے اپنا موقف تبدیل کرتا ہے تو اسے کشمیر کے معاملے میں بھی کرنا پڑے گا۔ خبریں یہ بھی ہیں کہ جہاں یہ واقعہ ہوا، وہاں کچھ یہودی بھی موجود تھے۔ وہاں کچھ فوجی اہلکاروں کی بھی اموات ہوئی ہیں، اسی وجہ سے وہ مقتول شہریوں کے نام نہیں دے رہے۔ وہ دہشت گردوں کی تصویریں تو دکھاتے ہیں لیکن ابھی تک نہ وہ گرفتار ہوئے اور نہ ہی ان کا کچھ پتا چلا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ فالس فلیگ واقعہ ہے۔ تیسرا پہلو یہ بھی ہے کہ عالمی طاقتیں فنڈنگ کر کے بھی ایسے واقعات کرواتی ہیں۔ جیسا کہ چاہ بہار بندرگاہ میں بھارت اور ایران کی دلچسپی ہے تو اس کے اثرات بلوچستان میں دکھائی دیتے ہیں، کلبھوشن ایران کے راستے بلوچستان میں داخل ہوتا ہوا پکڑا گیا۔ اسی طرح قطر میں 8 بھارتی

مرتب: محمد رفیق چودھری

انجینیئرز اسرائیل کے لیے جاسوسی کرتے ہوئے پکڑے گئے، جنہیں رہا کروانے کے لیے خود مودی گیا لیکن ایک ابھی تک قید ہے۔ اسرائیل نے بھارت کے ساتھ مل کر دو مرتبہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر حملے کی کوشش کی۔ کیا بلوچستان میں اس کا ہاتھ نہیں ہوگا؟ اسی طرح افغانستان کے ساتھ تو انڈیا کا بارڈر بھی نہیں لگتا مگر وہاں دہشت گردوں کی فنڈنگ کر کے پاکستان میں دہشت گردی کروائی جاتی رہی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہماری غلطیوں نے انہیں موقع فراہم کیا ہے۔ جہاں بھی ہم سے غلطی ہوگی تو دشمن ضرور فائدہ اُٹھائے گا۔

سوال: بھارت میں پہلے ہی مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ پہلگام جیسے واقعات کا بھارت کے مسلمانوں پر کیا اثر پڑے گا؟

رضاء الحق: بھارتی مسلمانوں کے ساتھ ناروا سلوک صرف بی جے پی کی حکومت کے دوران نہیں ہے بلکہ کافی عرصہ سے انہیں دوسرے درجے کے شہری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ محض ایک دھوکہ تھا کہ کبھی مسلم سائنسدان کو صدر بنا دیا لیکن حقیقت میں بھارت کبھی سیکولر ریاست تھا ہی نہیں۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی کانگریس کی حکومت نے پاکستان کو اُس کے حصے کے اثاثہ جات دینے میں بہت تاخیر کی۔ لاکھوں مسلم مہاجرین کا اُس دور میں قتل عام ہوا۔ 1971ء میں جب مشرقی پاکستان الگ ہوگیا تو اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ ہم نے مسلمانوں سے ایک ہزار سالہ حکومت کا بدلہ لے لیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم نے دو قومی نظریہ خلیج بنگال میں ڈبو دیا ہے۔ اسی دور میں اندرا گاندھی نے سپین میں ایک سٹڈی مشن بھیجا تھا کہ وہ معلوم کرے کہ سپین سے مسلمانوں کا خاتمہ کس طرح کیا گیا تھا تا کہ وہی فارمولا مقبوضہ کشمیر اور بھارتی مسلمانوں کے خلاف بھی اپنایا جائے۔ یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ ہندو لیڈروں کی ذہنیت میں مسلم دشمنی شامل ہے چاہے ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو۔ بی جے پی نے تو بھارت کا سیکولر نقاب اُتار دیا ہے۔ وہ آر ایس ایس کا ہی سیاسی ونگ ہے اور RSS کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ اس کی بنیاد 1925ء میں ہٹلر کے فاشسٹ نظریات سے متاثر ہو کر رکھی گئی تھی۔ مودی خود بھی RSS کا ممبر ہے اور تمام ہندو انتہا پسند اس کے ساتھ ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل سمیت مسلم دشمن قوتیں بھی مودی کی پشت پر ہیں۔ ان کے ساتھ عسکری اور اقتصادی معاہدے بھی ہیں۔ اس لیے مودی کھل کر مسلم دشمنی پر اُتر آیا ہے۔ امریکی نائب صدر جو بھارت کے دورے پر آیا اس کے اسرائیل کے ساتھ بہت گہرے تعلقات ہیں اور وہ کشمیر کے مسئلہ پر بھارت کا بڑا حامی ہے۔

سوال: پہلگام واقعہ کے بعد بھارتی ہندو انتہا پسند تو

ایک طرف، ماڈریٹ ہندو بھی پاکستان پر انگلی اُٹھا رہے ہیں اور بعض تو کہہ رہے ہیں کہ بھارت کو پاکستان پر حملہ کر دینا چاہیے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس واقعہ کے خطہ کے مسلمانوں خصوصاً پاکستان پر کیا اثرات مرتبہ ہوں گے؟

توصیف احمد خان: کچھ عرصہ سے بھارتی میڈیا نے جو ذہن سازی کی ہے اس کا نتیجہ ہے کہ ماڈریٹ بھارتی بھی انتہا پسند ہندوؤں کی زبان بولنے لگا ہے۔ پہلگام واقعہ کے فوراً بعد بھارتیوں نے پاکستان پر الزام لگانا شروع کر دیا تھا۔ حالانکہ ابھی تک تحقیقات بھی نہیں ہوئیں۔ ہندوؤں نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم کیا ہی نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھارت کو کاٹ کر بنایا گیا ہے اور قیام پاکستان کے وقت سے ہی ان کی کوشش رہی کہ پاکستان ختم ہوکر دوبارہ بھارت میں ضم ہو جائے۔ اسی وجہ سے انہوں نے پاکستان کا حصہ بھی آسانی سے نہیں دیا تھا اور پھر 1971ء میں ہماری غلطیوں سے فائدہ اُٹھا کر انہوں نے پاکستان کو توڑ دیا۔ پہلگام واقعہ کے بعد بھی وہ پاکستان اور مسلمانوں کو نشانہ بنائیں گے۔ انہیں ایک بہانہ مل گیا ہے جس کی بنیاد پر وہ بھارتی اور کشمیری مسلمانوں کا قتل عام کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مودی کو اس بار الیکشن میں اتنی کامیابی نہیں ملی جتنی پہلے ملتی رہی ہے۔ حتیٰ کہ وہ ایودھیا والی سیٹ بھی ہار گیا جہاں اُس نے بابری مسجد گرا کر اور رام مندر تعمیر کر کے ہندوؤں کا ووٹ جیتا تھا۔ لہٰذا ہندوؤں کے دل دوبارہ جیتنے کے لیے بھی اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ پہلگام واقعہ کے بعد وہ ہندوؤں کو بتائیں گے کہ شناختی کارڈ چیک کر کے ہندوؤں کا قتل کیا گیا ہے۔ اس کے تحریک آزادی کشمیر پر بھی منفی اثرات پڑیں گے اور کشمیر کی ڈیموگرافی تبدیل کرنے کے لیے بھی اس واقعہ کو استعمال کریں گے۔

سوال: بھارتی اور کشمیری مسلمان بھارتی مظالم پر کب تک خاموش رہیں گے؟

توصیف احمد خان: بھارت جس انتہا پسندی کی طرف جا رہا ہے بالآخر یہی انتہا پسندی 30 سے 40 سال کے بعد بھارت کی ساری ترقی کو کھا جائے گی۔ RSS کے خلاف بھارتی عوام میں ردعمل پیدا ہوگا کیونکہ کسی ایک طبقہ کی اجارہ داری اور اس کے مظالم کو ہمیشہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس کے اثرات گزشتہ انتخابات میں بھی سامنے آ چکے ہیں کہ پہلے کی نسبت بی جے پی کو کم سیٹیں ملی ہیں۔ پہلگام واقعہ کے بعد مودی حکومت کے اجلاس جاری ہیں۔ اگرچہ میرے علم کے مطابق امریکہ ابھی تک محتاط ہے لیکن اسرائیل کا دباؤ اگر امریکہ پر بڑھا تو واشنگٹن سے دہلی کو جنگ کا سگنل بھی مل سکتا ہے اور ہو سکتا ہے بھارت آزاد کشمیر پر حملہ کرے۔ لیکن بھارت پہلے امریکہ سے گارنٹی لے گا پھر آزاد کشمیر پر حملہ کرے گا۔ بھارتی میڈیا اس وقت بھارتی حکومت کی ہی زبان بول رہا ہے اور طبل جنگ بجا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بالی وڈ کے اداکار بھی

> **بھارت جس انتہا پسندی کی طرف جا رہا ہے بالآخر یہی انتہا پسندی 30 سے 40 سال کے اندر بھارت کی ساری ترقی کو نگل جائے گی۔**

بھارتی حکومت کے بیانیے کو بڑھاوا دیتے ہوئے مسلمانوں اور پاکستان کو سزا دینے کی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی بڑی گیم کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مودی اپنے آپ کو بھارتی تاریخ میں ایک بڑے لیڈر کے طور پر زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ میں اس سے کوئی اچھی توقع نہیں رکھ سکتا۔

سوال: اسرائیل نے بھی AI ویڈیو جاری کر دی ہے کہ مسجد اقصیٰ ٹوٹے گی اور تھرڈ ٹیمپل بنے گا۔ پاکستان ہمیشہ سے اسرائیل کی نگاہوں میں کھٹکتا رہا ہے کیونکہ یہاں کے مسلمان فلسطینیوں اور مسجد اقصیٰ کے حق میں آواز اُٹھا رہے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے کر رہے ہیں اور جہاد کے فتوے بھی جاری ہو رہے ہیں، پھر یہ کہ پاکستان واحد اسلامی ایٹمی قوت بھی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ پاکستان کو بلوچستان میں، افغان بارڈر سے ٹی ٹی پی کے ذریعے مصروف رکھ کر اندرونی طور پر کمزور اسی وجہ سے کیا جا رہا ہے تاکہ وقت آنے پر اس کے خلاف انتہائی اقدام کیا جا سکے؟

رضاء الحق: جب ہیلری کلنٹن امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ تھی تو اس وقت اس نے کہا تھا کہ: Pakistan is too big a state to fail. جس سے مراد یہ تھی کہ اگر پاکستان کے حصے بخرے ہوگئے تو ان جہادیوں اور ملاؤں کو کون سنبھالے گا۔ یہ تو ہمسایہ ملک کے خلاف لڑ بھڑ جائیں گے۔ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا تینوں اتحادی ہیں اور پاکستان کو کمزور کرنا ان کا مشترکہ خواب ہے۔ اگر انڈیا پاکستان کے خلاف آزاد کشمیر میں جنگ چھیڑتا ہے تو یہ صرف ان دو ممالک تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ اس میں چائنہ بھی ملوث ہوگا کیونکہ اس کا پہلے سے ہی لداخ کے معاملے پر تنازعہ بھارت کے ساتھ چل رہا ہے۔ اسی طرح نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ اور بھوٹان بھی بھارت سے خوش نہیں ہیں۔ ان ممالک میں چین کے مفادات ہیں۔ اقبال نے کہا تھا کہ ؎

فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے

اسرائیل نے شروع سے ہی اپنے اہداف متعین کیے ہوئے ہیں۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں بھی امریکہ کی مدد سے عرب ممالک کو شکست دی اور اس کے بعد پیرس میں جشن منانے کے دوران اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان نے کہا تھا کہ عرب ممالک سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ ہمارا نظریاتی دشمن پاکستان ہے کیونکہ پاکستان واحد ملک ہے جو اسلام کی بنیاد پر بنا ہے۔ کچھ عرصہ قبل نتن یاہو نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میری خواہش ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے چھین لیے جائیں۔ ممکن ہے اس وقت وہ جنگ کی طرف نہ جائیں لیکن ان کی سب سے بڑی کوشش یہی ہوگی کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے ختم کیے جائیں۔ فلسطین میں اسرائیل مسلمانوں کی نسل کشی کے 9ویں مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ بھارت کشمیر میں ابھی اس مرحلے پر نہیں پہنچا۔ لیکن غزہ میں اگر مزاحمت ابھی بھی جاری ہے تو مقبوضہ کشمیر میں بھارت کو کئی گنا زیادہ مزاحمت کا سامنا ہو سکتا ہے۔

سوال: جس طرح کے پاکستان کے اندرونی حالات ہیں کہ سیاسی اور معاشی عدم استحکام اپنے عروج پر ہے، لسانی، نسلی اور صوبائی تعصبات بھی عروج پر ہیں، نہروں کے مسئلہ پر بھی تمام پارٹیاں مقتدر حلقوں کے خلاف ہیں۔ ان حالات میں کیا پاکستان کسی بیرونی ایڈونچر کا متحمل ہو سکتا ہے؟

توصیف احمد خان: بیرونی ایڈونچر اسی وقت کیا جاتا ہے جب کوئی ملک اندرونی طور پر اس کا متحمل نہ رہے۔ TTP، BLA اور دیگر فساد سارا اور ان کی فنڈنگ اسی وجہ سے کی گئی تاکہ پاکستان اندرونی طور پر کمزور ہو جائے اور کسی بیرونی ایڈونچر کا متحمل نہ رہے۔ اسرائیل کی لیکوڈ پارٹی نے بھی کہا تھا کہ ہم کسی ایٹمی اسلامی

ملک کو برداشت نہیں کریں گے۔ میرے ایک پاکستانی صحافی دوست نیویارک ٹائمز کے ایڈیٹوریل بورڈ میں تھے۔ وہاں نتن یاہو نے دورہ کیا اور سوال جواب کا سیشن ہوا۔ ایک بندے نے پوچھا کہ آپ لاؤڈ اینڈ کلیئر بتائیں کہ اسرائیل کو کس ملک سے واضح طور پر خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اس نے میرے پاکستانی صحافی دوست کا نام لے کر کہا کہ اس کے ملک سے اور ایران سے۔ میرے دوست نے اُٹھ کر سوال پوچھا کہ پاکستان کا اسرائیل کے ساتھ بارڈر ملتا ہے اور نہ ہی کوئی جھگڑا ہے، اس کے باوجود آپ سے ہمارا نیوکلیئر سٹیٹس کیوں نہیں دیکھا جا رہا۔ اُس نے جواب دیا کہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ کا نیوکلیئر ہتھیار شدت پسندوں کے ہاتھ آسکتا ہے۔ اس وقت ہمیں کارروائی کرنی پڑے گی۔ یہی بہانہ دنیا کی سب سے بڑی امریکن ایمبیسی اسلام آباد میں بنانے کے وقت بھی موجود تھا۔ یہ انہی دنوں کی بات ہے۔ اب گریٹ گیم شروع ہوگئی ہے اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ پاکستان کا نیوکلیئر سٹیٹس چھین لیا جائے۔ پہلگام واقعہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہوسکتی ہے۔ اس سے قبل پاکستان میں جو لسانی، علاقائی، سیاسی اور فرقہ وارانہ انتشار پیدا کیا گیا وہ بغیر فنڈنگ کے پیدا نہیں ہوا۔ ہم نے اپنی غلطیوں سے دشمنوں کو موقع فراہم کیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل ہی امریکہ نے ہمارے میزائل پروگرام پر پابندیاں عائد کی ہیں تو بلا وجہ نہیں تھیں۔ حالانکہ اسرائیل ہمارے کسی میزائل کی رینج میں نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ 3 ہزار کلومیٹر کی رینج کا میزائل پاکستان کے پاس ہے، اس کے حوالے سے بھی ہماری آرمی نے کلیئر کر دیا تھا کہ چونکہ انڈیا نے جنوب میں جا کر اپنے اڈے بنائے ہیں اس لیے ہم نے انڈیا کو جواب دینا تھا ورنہ شارٹ رینج میزائل پروگرام کافی تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسرائیل کے لیے شاید ہم نے رینج میں کچھ کمی بھی کی ہے۔ ہماری ان غلطیوں کی وجہ سے ہمیں معافی نہیں ملے گی۔ انڈیا اور پاکستان دونوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ کسی گریٹ گیم کا حصہ نہ بنیں۔ ہمسایہ کبھی بدلا نہیں جاسکتا۔ دونوں ممالک ایک حقیقت ہیں، انہیں ایک دوسرے کو تسلیم کرنا چاہیے اور مل بیٹھ کر مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

رضاء الحق: یہ خواہش تو بہت اچھی ہے لیکن ایسا ہونے والا نہیں ہے کیونکہ دونوں ممالک میں جارحانہ ذہنیت کے لوگ موجود ہیں۔ پاکستان ایک سیکورٹی سٹیٹ ہے کیونکہ ہمیں دشمنوں کا سامنا تھا۔ 1947ء میں اقوام متحدہ میں افغانستان نے سب سے آخر میں پاکستان کو تسلیم کیا تھا۔ ملا عمر کے دور حکومت کے سوا افغانستان بھی پاکستان کا دشمن ہی رہا ہے۔

سوال: یوکرین کی مثال ہمارے سامنے ہے جس کے پاس 4 ہزار ایٹمی وار ہیڈز تھے۔ امریکہ، برطانیہ اور روس نے یوکرین کو گارنٹی دی تھی کہ اگر وہ ایٹمی اثاثے روس کے حوالے کر دے تو وہ تینوں اس کی حفاظت کریں گے مگر آج اسی یوکرین کو روس نے روند دیا ہے۔ اب پاکستان کے دشمن بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ایٹمی دانت نکال دیئے جائیں۔ کیا ہماری اشرافیہ کو یوکرین کی تاریخ سے سبق نہیں سیکھنا چاہیے؟

> گریٹ گیم شروع ہوچکی ہے اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ پاکستان کا نیوکلیئر سٹیٹس چھین لیا جائے۔ پہلگام واقعہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہوسکتی ہے۔

رضاء الحق: پاکستان نے اپنا نیوکلیئر پروگرام اپنے دفاع کے لیے بنایا ہے اور اسے دفاع کے لیے ہی استعمال کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ بحیرہ عرب میں ہمارے کچھ ایٹمی اثاثے موجود ہیں تو وہ بھی ہم نے دفاعی نقطہ نظر سے رکھے ہوئے ہیں کہ اگر انڈیا پہل کر کے پاکستان پر ایٹمی حملہ کرتا ہے تو پاکستان جواب دینے کے قابل ہو سکے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے پاس ایک اور بہت بڑا اور زبردست ڈیٹرنس موجود ہے جس کو ہم نے ابھی تک استعمال نہیں کیا۔ وہ کلمہ شہادت کی طاقت ہے جس نے ہمیں ایک قوم بنایا تھا۔ حتیٰ کہ تحریک پاکستان میں بھی اصل کامیابی ہمیں اسی بنیاد پر ملی تھی۔ ورنہ اس سے قبل 1937ء میں مسلم لیگ کو شکست ہوچکی تھی۔ اس کے بعد جب ''پاکستان کا مطلب کیا: لاالٰہ الا اللہ''، ''مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ'' جیسے نعرے لگے تو پھر 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کو فتح حاصل ہوئی ہے اور پاکستان بنا۔ اس کے بعد قرارداد مقاصد بھی پاس کر لی گئی۔ 31 علماء کے 22 نکات بھی پیش ہوگئے جن کے مطابق تمام مکاتب فکر کے جید علماء اسلام کے نفاذ کے فارمولے پر متفق ہوگئے لیکن اس کے بعد اندرونی اور بیرونی سازشیں شروع ہوگئیں جس کی وجہ سے ملک پٹڑی سے اُتر گیا۔ جسٹس منیر نے کہا کہ یہ نعرہ کبھی لگا ہی نہیں کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لاالٰہ الا اللہ''۔ اس نے قائداعظم کی تقریر کا غلط حوالہ دے کر پاکستان کو سیکولر سٹیٹ باور کرانے کی کوشش کی۔ حالانکہ سلینہ کریم نے اس کے جواب میں باقاعدہ کتاب لکھی اور ثبوتوں کے ساتھ ثابت کیا کہ جسٹس منیر کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ پھر بیرونی سازش کے طور پر ہمارے ایک جنرل کو وزیر دفاع بنا دیا گیا۔ اس کے بعد ملک پٹڑی سے اُتر گیا۔ پھر مارشل لاء پر مارشل لاء لگتے رہے۔ 1973ء میں آئین بنا لیکن پھر مارشل لاء لگ گیا۔ اس کے بعد نواز شریف اور زرداری خاندان سیاست پر مسلط ہوگئے اور عمران خان بھی حکومت میں آئے لیکن ایک ہی طرز کی ہائبرڈ حکومتیں بنتی رہیں۔ درمیان میں مشرف کی صورت میں ایک اور مارشل لاء لگا جس نے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ہم یہاں تک پہنچ چکے ہیں۔ اگر ہم شروع سے ہی ملک کو درست سمت میں لے کر چلتے تو آج یہ حالات نہ ہوتے۔ لیکن ہماری اشرافیہ کے ذاتی مفادات اور اقتدار کی حرص نے ہمارے قومی مفاد کو ہمیشہ شکست دی، اشرافیہ نے جائیدادیں اور جاگیریں بنائیں لیکن ملک کنگال ہوگیا۔ اپنی انہی غلطیوں کی وجہ سے آج ہمارا ملک دشمنوں کے لیے نرم چارا بن گیا ہے۔ اصل حل اب بھی وہی ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹ آئیں اور جس نظریہ کی بنیاد پر ملک حاصل کیا تھا، اس کو عملی جامہ پہنائیں تو ملک نہ صرف استحکام حاصل کرے گا بلکہ ہم بحیثیت مسلمان ایک قوم بن کر دشمنوں کا مقابلہ بھی کر سکیں گے۔ ان شاء اللہ ❀❀❀

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ توصیف احمد خان: معروف دانشور، صحافی اور وی لاگر

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم سمع وبصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان

اے اللہ! ہم پر رحم فرما

ابو موسیٰ

پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو سے لاکھ اختلاف کے باوجود یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اُنہوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے کے لیے اپنی جان قربان کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ لیکن یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ اسے عالمی سامراج کہیں یا وہ نادیدہ قوتیں جو دنیا کو کنٹرول کرتی ہیں اور جن کے بارے میں یہ کہہ دینا کوئی غلط نہیں ہوگا کہ وہ امریکہ سمیت دنیا کے اکثر ممالک کے بارے میں حتمی اور آخری فیصلہ کرتے ہیں کہ کس ملک کی حکمرانی کس کو دی جائے۔ اِن نادیدہ قوتوں کے سامنے ذوالفقار علی بھٹو کا یہ جرم بھی تھا کہ اُس نے 1973ء کی عرب اسرائیل جنگ میں PAF کے پائلٹ بھیجے جنہوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرکے اسرائیلی جنگی طیاروں کو ڈھیر کیا۔ علاوہ ازیں بھٹو نے پاکستان میں مسلمان سربراہانِ مملکت کا اکٹھ کیا۔ بھٹو کے اس انجام کے بعد پاکستان کی تاریخ میں امریکہ سے گستاخانہ رویے کا ایک ہی واقعہ نظر آتا ہے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ البتہ جنرل ضیاء الحق کو بھی کریڈٹ جاتا ہے کہ اُس نے افغانستان میں امریکہ اور سویت یونین کے آمنے سامنے آجانے کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور ایٹمی حوالے سے ریڈلائن عبور کرلی بلکہ کولڈ ٹیسٹ بھی کرلیا۔ یہ امریکہ نے آنکھوں دیکھی مکھی نگلی کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں امریکہ کے لیے ممکن نہ تھا کہ اپنے بدترین حریف سوویت یونین کو شکست وریخت سے دوچار کرکے supreme power بن سکتا۔

لہٰذا دنیا Bi-polar نہ رہی بلکہ Uni-polar ہوگئی گویا امریکہ عالمی حکمران بن گیا جس پر جارج بش اوّل نے new world order کے قیام کا اعلان کیا اور واضح طور پر کہا کہ اب دنیا میں امریکہ کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کیا جاسکے گا۔ عالمی تاریخ کو اس نہج تک پہنچانے میں جہاں امریکی قوت کا استعمال ہوا وہاں نادیدہ قوتوں کی سازشوں نے بھی انتہائی اہم رول ادا کیا۔ یہ نادیدہ قوتیں ہی دراصل اسرائیل کی محافظ اور سرپرست ہیں۔ صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ نادیدہ قوتیں درحقیقت صہیونیوں کا مجمع ہونا ہی ہے لیکن قدرت کا قانون لاگو ہوا:

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۵۴﴾

امریکی قوت کے کھیل اور صہیونی سازشیوں کے بیچ میں سے پاکستان ایٹمی صلاحیت حاصل کر گیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ پاکستان کے ایٹمی قوت بن جانے کے حوالے سے نادیدہ قوتیں بے خبر تھیں بلکہ وقتی مفاد کے لیے خود سوچ سمجھ کر آنکھیں بند کی گئیں۔ یقیناً ان نادیدہ قوتوں نے فیصلہ کیا ہوگا کہ وقت آنے پر اس ایٹمی قوت سے بھی نمٹ لیں گے۔ ہم سے بچ کر کون کہاں جاسکتا ہے؟

قصہ کوتاہ نواز شریف کے دور میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کرلیے اور اب پاکستان اعلانیہ طور پر بھی ایٹمی قوت کا حامل ملک بن گیا۔ مختلف مواقع پر اسرائیل نے کبھی بھارت سے مل کر اور کبھی اپنے تئیں پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن بفضل تعالیٰ یہ نادیدہ قوتیں اس حوالے سے ناکام رہیں بلکہ اُن کی ان مذموم حرکات کی وجہ سے پاکستان نے اپنے ایٹمی اثاثہ جات کو ملک بھر میں اس طرح پھیلا لیا کہ کسی ایک حملے میں اُنہیں ناکارہ بنانا ممکن نہ رہا۔ لہٰذا دشمنوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا جس پر پہلے بھی کام جاری تھا اُسے تیز تر کر دیا وہ یہ کہ پاکستان کے کرپٹ حکمرانوں کے ذریعے پاکستان کی معیشت کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ یہاں سیاسی عدم استحکام پیدا کیا جائے اور پھر IMF اور ورلڈ بنک جیسے اپنے بنائے ہوئے اداروں کے ذریعے یہاں ایسے فیصلے کرائے جائیں جس سے ملک بھاری قرضوں کی دلدل میں پھنس جائے اور سیاسی ابتری پھیل جائے تاکہ جو بھی اس ملک کا حکمران ہو وہ نادیدہ قوتوں کے احکامات کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہو۔

اب آیئے اُس اسرائیل کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی کیا ہے اور کیا ہوسکتی ہے جس نے غزہ میں فلسطینیوں سے وہ سلوک کیا ہے کہ راقم اس اسرائیل کے لیے کیا الفاظ استعمال کرے جو بھی الفاظ استعمال ہوں مثلاً ظالم، وحشی، درندہ صفت، انسانیت دشمن، انسانیت پر بدنما داغ، انسانی تاریخ کو خون سے سرخ کردینے والا، عورتوں اور بچوں کا بے رحم قاتل یہ سب کچھ کہہ اور لکھ کر بھی نہ قلم مطمئن ہوتا ہے نہ زبان، نہ ضمیر کہ مذمت کا حق ادا ہوگیا۔ اپنی بے بسی اور مسلمان حکمرانوں کی بے غیرتی پر اپنے ہونٹ کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ غزہ میں اسرائیل کے اس قتل عام کے حوالے سے اپنے پاکستان کی پالیسی پہلے دن سے ہی انتہائی قابل مذمت، انتہائی قابل مذمت ہے اور وہ وقت یاد کرکے دل خون کے آنسو روتا ہے جب ذوالفقار علی بھٹو نے 1973ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عملی اقدام کیے تھے۔ اب تو وہ وقت بھی ایک سنہرا دور محسوس ہوتا ہے جب ایک سابقہ وزیراعظم جو، اب قید و بند کی صعوبتیں برداشت کررہا ہے اُس نے اقوامِ متحدہ میں کھڑے ہوکر تمام تر نتائج سے بے پرواہ ہوکر کہا تھا کہ ہولوکاسٹ تمہارے لیے اہم ہوگا، ہمارے لیے ہمارے پیارے نبی، اللہ کے رسول محمد ﷺ عظیم ترین ہیں، وہ ہی ہمارے دلوں میں بستے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اُن کی عزت وحرمت دنیا کی ہر شے سے بلند وبالا اور افضل ہے۔ اُن کی کسی نوعیت کی توہین بھی ہمارے لیے قابل برداشت نہیں۔ اس تقریر کے بعد راقم نے سابق وزیراعظم عمران خان کے روبرو یہ کہہ دیا تھا کہ آپ کی اقوامِ متحدہ میں اس تقریر کے فوراً بعد ہی نادیدہ قوتوں نے آپ کے خلاف FIR کاٹ دی تھی کیونکہ صرف صہیونیوں ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام غیر مسلم قوتوں کے لیے نبی اکرم ﷺ کی عالمی ادارے میں یوں تحسین اور تعریف کرنا غیر مسلم قوتیں کبھی برداشت نہ کریں گی پھر جو ہوا وہ تاریخ ہے۔ یہ آخری جملہ تحریر ہونے سے پہلے راقم کو اطلاع ملی کہ مقبوضہ کشمیر میں سیاحوں پر حملہ ہوا ہے جس سے کم از کم 27 سیاح ہلاک ہوگئے ہیں جن میں دو غیر ملکی بھی شامل تھے۔ پھر کیا تھا بھارتی میڈیا نے وقت ضائع کیے بغیر طوفان اٹھا دیا کہ پاکستان نے ایک بار پھر ہمارے ملک میں دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہے۔ لہٰذا راقم نے بھی اپنے قلم کا رخ موڑ لیا ہے اور بقیہ عرض داشت اسی حوالہ سے ہوگی کہ یہ نوبت کیوں آئی بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں ایک فالس فلیگ کے لیے اس وقت کا انتخاب کیوں کیا؟

آغاز ہی میں عرض کردوں کہ اسرائیل اور امریکہ نے فوری طور پر کوئی وقت ضائع کیے بغیر اس حوالے سے بھارت کے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ اسے واقعہ کہیں یا سانحہ راقم کو پاکستان میں گزشتہ تین سال سے ہونے والے واقعات اور حالات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فالس فلیگ فائنل، حتمی اور فیصلہ کن واردات معلوم ہوتی ہے گویا امریکہ اور اسرائیل نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف عملی کارروائی کرنے کے

لیے بھارت کو جواز فراہم کیا ہے۔ آخر راتوں رات بلاتوقف اسرائیل اور امریکہ کا بھارت کے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان چہ معنی دارد۔

حقیقت یہ ہے کہ جب پاکستان کی معیشت فراٹے بھر رہی تھی اور GDP 6.2 تک جا پہنچا تھا ملک میں کوئی بڑی سیاسی ہلچل بھی نہ تھی تو یکدم آرمی چیف قمر جاوید باجوہ کے ذریعے حکومتی اتحادیوں سے رابطہ کر کے اور انہیں ڈرا دھمکا کر حکومت کا ساتھ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور ایک ایسی حکومت مسلط کر دی گئی جس نے تمام تر سفارتی ذرائع اور آداب کو بالائے طاق رکھ کر اپنا منہ اُس امریکہ کی طرف کر لیا جسے عمران خان نے افغانستان کے خلاف اڈے دینے کے حوالے سے Absolutely Not کہہ کر شٹ اپ کال دی تھی۔ یہ مسلط کردہ حکومت دنوں میں عوامی حمایت کھو بیٹھی اور عوام کی اکثریت قیدی نمبر 804 کے حق میں فلک شگاف نعرے لگانے لگی۔ پھر مہنگائی نے دو آتشہ کا کام کیا اور عوام میں حکومت کی مخالفت نفرت میں تبدیل ہوگئی۔ یہاں تک کہ حکومت کے سرپرست مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اس پوزیشن میں نہ رہے کہ ایک چھوٹا موٹا عوامی اجتماع بھی کر سکیں اور PTI کا معاملہ یہ ہے کہ ہر دوسرے دن عمران خان کے بغیر بھی جلسہ کے لیے مینارِ پاکستان کی اجازت مانگتی نظر آتی جس کا جواب حکومت کی طرف سے لاٹھیاں برسانے اور آنسو گیس پھینکنے حتیٰ کہ گولیاں چلانے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

دوسری طرف معیشت کی حالت دن بدن پتلی ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ GDP زمین بوس ہوگیا۔ اب تین سال میں بمشکل 2.5 فیصد شرح نمو بتائی جا رہی ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری نہ ہونے کی وجہ سے مستقبل میں بھی مزید بہتری کی صورت نظر نہیں آتی۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ عوام نے فوج کو موجودہ حکومت کی پشت پناہ قرار دے دیا جس سے عوام اور فوج ایک دوسرے کے سامنے آگئے۔ PTI کے سوشل میڈیا نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور اُس نے اپنی ہی فوج کو دشمن بنا کر حملے شروع کر دیے جس سے مزید بگاڑ پیدا ہوا۔ لہٰذا فوج اور عوام کی اکثریت ایک دوسرے سے کوسوں دور ہوگئے۔

راقم نے جو اننت ناگ کے مشہور سیاحتی مقام پر رونما ہونے والے سانحہ کو دشمنوں کی طرف سے حتمی اور فیصلہ کن واردات قرار دیا ہے۔ اُس کا پس منظر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا ایٹمی طاقت کا حامل ہونا اگر ایک طرف گریٹر اسرائیل کے راستے کی رکاوٹ ہو سکتا ہے تو دوسری طرف بھارت جس نے 77 سال سے پاکستان کے قیام کو دل سے قبول ہی نہیں کیا اور گاہے بگاہے اکھنڈ بھارت کے نعرے لگتے رہتے ہیں۔ اُس بھارت کے مذموم عزائم کے راستے میں رکاوٹ ہے اور باقی دنیا بھی کسی اسلامی ملک کا ایٹمی صلاحیت کا حامل ہونا برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا راقم کی رائے میں مقبوضہ کشمیر میں کیے جانے والے اس فالس فلیگ میں پس پردہ درحقیقت وہی نادیدہ قوتیں ہیں جو اس مبینہ دہشت گردی کو جواز بنا کر پاکستان کے خلاف ایک عالمی محاذ قائم کریں گی۔

تین سال قبل جب یہ خطرناک سازشی کھیل شروع کیا گیا تھا اور صوبہ KP اور پٹھانوں کو کارنر کرنا شروع کیا گیا تھا تو راقم نے عرض کی تھی کہ اللہ نہ کرے لیکن 1971ء کی تاریخ دہرائی جاتی نظر آ رہی ہے۔ 1971ء میں بھارت کی خفیہ ایجنسیوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بھارت کا ایک جہاز اغوا کر کے پاکستان لایا گیا تھا اغوا کاروں نے کشمیری مجاہد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور بھٹو جیسا ذہین سیاست دان بھی اُن کے دام میں آ گیا تھا اور مجاہدین کے حق میں بیان دے دیا تھا لیکن بھارت نے جہاز کے اغوا کا بہانہ بنا کر مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان ہوائی راستہ بند کر دیا تھا تاکہ جب بھارت مکتی باہنی کے کاندھوں پر سوار ہو کر مشرقی پاکستان پر حملہ کرے تو مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان پہنچنے کا براہ راست فضائی رابطہ نہ ہو سکے۔ پھر ایسا ہی ہوا اور بھارت اپنے مذموم اور مکروہ عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہوگیا۔ پہلگام میں ہونے والی دہشت گردی کے بعد بھارت نے پاکستان کے خلاف جو اقدام کیے ہیں، اُن میں انتہائی خطرناک اور اہم ترین سندھ طاس معاہدے کی یکطرفہ معطلی ہے جو اُس پاکستان کے لیے موت کا پیغام ہے جو پہلے ہی پانی کی بوند بوند کو ترس رہا ہے۔ یہ اعلان جنگ کے مترادف ہے لیکن راقم کی رائے میں بھارت آزاد کشمیر میں کسی نوعیت کی جارحانہ کارروائی بھی کرے گا۔ 1971ء میں بھی پاکستان کا اصل مسئلہ یہ تھا کہ اُس وقت کی فوجی قیادت نے 1970ء کے انتخابات کے نتائج پر عمل درآمد کر کے وہاں کی بڑی عوامی جماعت کو اقتدار دینے سے انکار کر دیا تھا اور اب بھی 8 فروری 2024ء کو جعلی انتخابات کروا کر عوام کے حقیقی نمائندوں کو اقتدار سے محروم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید کسی رسوائی سے بچائے، ہم سب کو ہدایت دے اور اسلام کے بنیادی اصول یعنی عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان پر رحم فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❀❀❀

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ثانیاً: امام سرخسی کی ذکر کردہ احادیث سے یہ وضاحت ہوجاتی ہے کہ حضور ﷺ نے اسلامی ریاست کے ساتھ عقد ذمہ کرنے والوں کو بھی باہم سودی لین دین سے روک دیا تھا۔

كتب الى نصارى نجران: مَنْ اَرْبٰى فَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ عَهْد، وكتب الى مجوس هجر: اِمَّا اَنْ تَدَعُوا الرِّبَا اَوْ تَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (كتاب المبسوط، ج ۱۴، باب الصرف: ۷۲)

"نجران کے نصاریٰ کو آپ ﷺ نے خط لکھ دیا کہ جو ربا (سود) کا کاروبار کرے پس ہمارے اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں، اور ہجر کے مجوسیوں کو لکھ دیا کہ یا تو سودی لین دین چھوڑ دو یا پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ"۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1098 دن گزر چکے!

دامنِ قرطاس تنگ

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

امریکہ تو اس وقت ٹرمپ کے ہمہ نوع دھچکوں اور ہچکولوں کی زد میں آیا، ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں کی دوسری لہر کی لپیٹ میں ہے۔ غزہ میں امریکی امداد سے اسرائیل کی برپا کردہ ہولناک جنگ نے پوری انسانیت کو ہلا کر رکھ دیا۔ اسی کے نتیجے میں مغربی جمہوریت کے دو بڑے مورچے، اعلیٰ تعلیمی ادارے اور میڈیا کنٹرول کرتے کرتے امریکی حکومت دیوانی ہوگئی۔ ٹک ٹاک اور دیگر سوشل میڈیائی ذرائع ابلاغ نے سب راز فاش کر دیئے۔ فلسطین پر مظالم کے خلاف اپنے شدتِ احتجاج سے امریکی طلبہ نے پوری دنیا کی قیادت کی۔ اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے ایک نظر ملکِ عزیز کے نوجوانوں پر بھی ڈال لیجیے۔ ان کے مشاغل کیا رہے۔ خونِ مسلم کی بہتی ندیوں نے مغرب کو تو دیوانہ کر دیا۔ اور جس قوم کی تاریخ محمد بن قاسمؒ سے شروع ہوتی ہے، وہاں آج ابنِ قاسم کہاں ہے؟ سرسری نگاہ خبروں پر کافی ہے۔

قصور میں ایک فارم ہاؤس پر رقص وسرود، منشیات کی رنگین رات پر پولیس نے چھاپا مار کر 25 لڑکیوں اور 30 لڑکوں کو فحش کاری کے الزام پر پکڑ لیا۔ مگر پولیس شرمسار ہو کر رہ گئی۔ الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا! مقامی کورٹ نے تمام 55 گرفتار شدگان کو فوری رہائی دے کر کیس خارج کر دیا۔ (شراب، منشیات بھی پکڑی گئی تھیں)۔ لاہور ہائی کورٹ دسمبر 2023ء میں گرفتار شدگان کی وڈیوز بنانے اور تشہیر کی ممانعت کا حکم جاری کر چکی تھی۔ چنانچہ ہائی کورٹ نے توہینِ عدالت کے تحت پولیس کو نوٹس جاری کر دیئے۔ جرم کی نوعیت بدل گئی۔ اب پولیس کا جرم تھا توہینِ عدالت کا۔ یہ نوجوانانِ پاکستان قوم کا سرمایہ ہیں اور ان کی تشہیر نے ان کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا۔ چنانچہ مجموعی طور پر 5 پولیس والے معطل ہوئے۔ ڈی پی او کو تنبیہ کی کہ ایسا واقعہ دہرایا نہ جائے۔ یعنی رقص وسرود پر چھاپا، گرفتاری اور پھر اس کی تفصیلات کی ویڈیو نشر ہو جائیں۔ (ڈان رپورٹیں: 16،15 اپریل)

یاد رہے کہ ڈانس پارٹی اعلانیہ ہو رہی تھی۔

غیرتؔ تھیؔ بڑی چیز جہانِ تگ و دَو میں!

اب ہم اُس تگ ودو سے نکل آئے ہیں اور غیرت، قصۂ ماضی سمجھو! بچے اور بچیاں کہہ کر ان 'معصوموں' کو باعزت بری کر دیا۔

جذباتی قوم کی پولیس نے شدید ردعمل دے کر اپنے اور سبھی کے لیے غیر ضروری مشکل کھڑی کر دی۔ آئی ایم ایف کا وفد بھی آیا ہوا تھا۔ وہ ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے! عدالتوں پر ﴿اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز﴾ کی الٰہی ہدایت لکھی ہوئی ہے۔ ناچ گانا...... (زنا کے محرکات) کے لیے حکم...... ولا تقربوا الزنا... قریب بھی نہ پھٹکو۔ آئینی تقاضے؟ ہمارے قوانین؟ ہم پر ژالہ باری کی صورت جو پتھراؤ ہوا بلاسبب نہیں! یہ الگ کہانی ہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر پٹیشن نے، وفاقی دارالحکومت میں نوجوانوں میں منشیات کے استعمال میں بے پناہ اضافے کے خوفناک اعداد وشمار دیتے ہوئے پولیس کو متوجہ کرنے کے لیے، عدالتی مداخلت چاہی ہے۔ ممتاز سکولوں اور یونیورسٹیوں میں ہیروئن، حشیش، آئس کا استعمال روزافزوں ہے۔ کالجوں، یونیورسٹیوں کے ہر 10 طلبہ میں سے ایک منشیات پر ہے! سو دیکھ لیجیے غزہ کی فرصت کیسے ملے گی۔ ابن قاسمؒ کیونکر بنے گا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اذیت دہ (دی نیوز: 11 اپریل) یہ خبر بھی ہے کہ اسلام آباد میں اجتماعی زیادتی کے کیس ملک بھر سے زیادہ ہیں!

اس اخلاقی بحران کا ایک ازخود نوٹس رب تعالیٰ کا بھی ہوا کرتا ہے۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ (آمین) ''کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے۔'' (الملک: 17)

سورۃ القمر میں مسلسل قوموں پر اللہ کی تنبیہات اور رسولوں کی تکذیب کا تذکرہ کر کے اللہ پوچھتا ہے کہ قرآن کو ہم نے نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے۔ بات قرآن سے سمجھو گے یا منتظر عذاب ہو؟ غزہ پر خاموشی کے، بے عملی کے تو سبھی مسلم ممالک مجرم ہیں۔ ایٹمی پاکستان بدرجۂ اولیٰ غزہ پر متحرک کردار کا ذمہ دار تھا۔ اس پر مستزاد دیمک کی طرح چاٹ جانے والی کرپشن، لوٹ مار، رشوت، بددیانتی اور بے لگام فحاشی۔ یہ 16 اپریل کو ہونے والی اسلام آباد کے کچھ حصوں میں خوفناک ژالہ باری نہ تھی سنگ باری اور سنگساری تھی۔ اس درجے غیر معمولی ژالہ جو پتھریلا تھا۔ اس زاویے سے گھروں، گاڑیوں پر آ کر پڑا کہ مضبوط شیشے کرچی کرچی ہو گرے، کھڑکیوں، ونڈ سکرینوں کو پاش پاش ہوئے دیکھا۔ سولر پینل تباہ و برباد ہو گئے۔ گویا یہ پتھراؤ والی ہوا سے نازل ہوئے۔ درختوں کا ایک ایک پتہ نوچ ڈالا۔ ایک علاقہ جہاں جا بجا پوش بدکاری کے ٹھکانے تھے، خصوصی ہدف رہا۔ حکومتی نگاہوں سے یہ اوجھل نہ تھا۔ بدترین منکرات کے ارتکاب کو محلہ دار خاموشی سے نظر بچا کر گزر جانے کا رویہ اختیار کرتے/کرنے پر مجبور ہیں۔ (ورنہ اپنی عزت داؤ پر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے!) قصور کا واقعہ سامنے ہے۔ قصور تو پولیس سے ہوا، معطل ہوئے۔ مرتکبین معصوم ٹھہرے! تاہم پاکستان، امریکہ دوستی کے نتیجے میں 2001ء جنگ میں شرکت کے بعد اس حال کو پہنچا ہے۔ مستقل زلزلوں سے بھی ہلائے جا رہے ہیں۔ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۴۰﴾ (القمر)۔ ''اب ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟'' ہم اللہ سے پناہ کے طالب ہیں کہ ہمیں اپنے غضب میں نہ پکڑے، عذاب میں ہلاک نہ کرے اور عافیت سے نوازے بذریعہ ایمان وقرآن! (آمین) غزہ پر خاموشی، عدم دلچسپی، انفرادی، اجتماعی سطح پر ناقابلِ معافی، ناقابلِ تلافی گناہ ہے۔

امریکہ، ٹرمپ کے خلاف مظاہروں کی دوسری لہر کی لپیٹ میں ہے۔ فلسطین پر اسرائیل کی پشت پناہی کی شدت اس کی اہم جہت تو ہے ہی۔ اب اور عوامل بھی اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ کہ ٹرمپ امریکی آئینی روایات کے لیے خطرہ بنا ہوا، ہر سطح پر دھونس دھمکی جبر کی حکمرانی سے فاشسٹ رویہ اختیار کر رہا ہے، اس پر امریکی برافروختہ ہیں۔ ٹرمپ کی تصویر جس پر ہٹلر کا عکس ہے، امریکی جمہوریت کا منہ چڑا رہی ہے۔ 73 سالہ خاتون نے کہا: 'ہم شدید خطرے میں ہیں۔ جس طرح ہٹلر طاقت پکڑ کر حکومت میں آ گیا تھا یہاں بھی وہی سب ہو رہا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ٹرمپ، ہٹلر اور دیگر فاشسٹوں کی نسبت بہت زیادہ احمق ہے۔ اس کی اپنی ٹیم باہم منقسم ہے۔ وہ تجارتی، تارکین وطن کے خلاف اور دنیا میں تہذیبی ثقافتی جنگیں چھیڑ رہا ہے۔ ہمارا پورا گلوب خطرے میں ہے!'

نئی تحریک، 50501 گروپ نے اٹھائی ہے۔ یعنی 50 ریاستوں میں 50 مظاہرے، ایک تحریک ہے۔ ٹرمپ کے خلاف جمہوریت، خلافِ قانون کارکردگی اور دولت منداتحادیوں کے اقدامات کے خلاف یہ تحریک ہے۔ چارسو مظاہرے ہوں گے۔ ٹرمپ کی سب سے بڑی حماقت ذہین وفطین طبقے کو دشمن قرار دے کر امریکی بالادستی کے اہم ترین ستون اپنے ہاتھوں منہدم کرنا۔ دنیا بھر میں علمی فضیلت، تفوق و برتری کے مراکز، آئی وی لیگ، یونیورسٹیاں، جو سائنسی، علمی، انتظامی امور میں صلاحیتیں پروان چڑھانے کے اعلیٰ ترین تحقیقی مراکز پر یہ چڑھ دوڑا! خصوصاً ہارورڈ، پرنسٹین اور کولمبیا! دنیا بھر سے بہترین دماغ امریکہ آتے رہے! سوشل سائنسز میں دنیا بھر کو جاننے پرکھنے کا بھی یہ کم خرچ بالانشین ذریعہ تھا۔ ہارورڈ تو ٹرمپ کی دھمکیوں پر (غزہ کے حوالے سے صہیونی دباؤ) ڈٹ گیا۔ کولمبیا نے وفاقی فنڈنگ کی خاطر ہتھیار ڈال کر ٹرمپ کی شرمناک غیر علمی، غیر اخلاقی، متعصبانہ شرائط تعلیمی ماحول کو حکومت کے لیے سازگار رکھنے کو قبول کر لیں۔ کولمبیا کے عالی دماغ فلسطینی طلبہ، غیر آئینی، ماورائے قانون وعدالت (تیسری دنیا کے آمروں کی طرح) لاپتہ کیے، اٹھائے گئے۔ ملک بدر کرنا چاہا۔

اس پر کولمبیا کے 82 سالہ نوبل انعام یافتہ ماہر معاشیات، ذی مرتبہ کولمبیا کے پروفیسر جوزف سٹگلز چلا اٹھے۔ تعلیمی آزادی ہر شے سے بڑھ کر ہے جسے داؤ پر لگانا ممکن نہیں۔ (کولمبیا کے حکومت کے آگے ہتھیار ڈالنے پر شدید ناراض)۔ جمہوریت کا خاصہ آزاد میڈیا اور مضبوط یونیورسٹیاں ہیں۔ ان کا کام ہی یہ ہے کہ جب عوام کے مفادات کے خلاف چلا جائے تو وہ تنقید کریں۔ اسی لیے غیر جمہوری قوتیں ہمیشہ میڈیا اور یونیورسٹیوں سے حملے کا آغاز کرتی ہیں۔ ملک بھر میں یونیورسٹیوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی برادری میں امریکی ساکھ، معیشت، علمی ترقی، علمی آزادی بھی کچھ داؤ پر لگانے پر پروفیسر نے طویل انٹرویو دیا غم وغصے سے بھرا۔

ادھر لگے ہاتھوں فرانس نے امریکی پروفیسروں پر فرانس اور یورپ کی یونیورسٹیوں کے دروازے کھول دیئے۔ امریکی محققین کو پلکوں پر بٹھانے کا یہ انتظام اپنی تفصیلات میں امریکہ کے لیے بھاری محرومی لائے گا! اس پر ڈھیروں درخواستیں بھی آنے لگ گئیں۔ اب امریکی یونیورسٹیاں علم سے تہی دامن ہو کر پاکستانی یونیورسٹیوں کا سماں پیش کرنے لگیں گی! یہ طویل داستان ہے اور دامانِ قرطاس تنگ!

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ

’’قرآن اکیڈمی 25 آفیسرز کالونی بوسن روڈ (عقب ملتان لاء کالج) ملتان‘‘ میں
04 تا 10 مئی 2025ء (بروز اتوار بعد نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:- ☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

09 تا 11 مئی 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔ ☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 061-6520451 / 0332-6187858

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا نقیب

تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ مئی 2025ء
ذوالقعدہ ۱۴۴۶ھ

مشمولات

☆ عرضِ احوال:	جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا	رضاء الحق
☆ تذکرہ وتبصرہ:	اہلِ غزہ کی پکار اور ہمارا کردار	شجاع الدین شیخ
☆ درسِ قرآن:	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (۱)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ اسلام اور خواتین:	اسلام میں خواتین کا مقام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ ظروف واحوال:	اسرائیلی مظالم اور فلسطین ولبنان کی حالت	ڈاکٹر محمد طیب خان سنگھانوی
☆ دعوت وتحریک:	اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جدوجہد اور تحریک چلانا ضروری ہے یا نہیں؟	ادارہ

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 50 روپے ☆ سالانہ زرِتعاون (اندرون ملک) 500 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور — 36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور فون (042)35869501-3
maktaba@tanzeem.org 0301-1115348

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں دورۂ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام 2025ء (حصہ دوم)

حلقہ گوجرانوالہ

❁ مقامی تنظیم گجرات کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت امیر حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن جناب حافظ علی جنید میر نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 135 مرد حضرات اور 35 خواتین نے شرکت کی۔ طاق راتوں میں احباب نے زیادہ ذوق وشوق سے شرکت کی۔ پروگرام رات تقریباً دو بجے تک جاری رہتا تھا۔ اس مقام پر ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اعتکاف کا انتظام کیا گیا، جس میں 9 افراد نے شرکت کی۔ احباب میں سے 1 نے باقاعدہ تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ الحمدللہ!

❁ سیالکوٹ مقامی تنظیم کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت ناظم تربیت حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن جناب حافظ نعیم صفدر بھٹہ نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں کل 100 مرد حضرات اور 35 خواتین نے شرکت کی۔ درمیان میں 30 منٹ کا وقفہ رکھا گیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ پروگرام تقریباً ایک بجے تک جاری رہتا۔ اس مقام پر ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اعتکاف کا انتظام کیا گیا جس میں 8 افراد نے شرکت کی۔ 4 افراد نے تنظیم میں شمولیت کے لیے دلچسپی ظاہر کی۔ عید کے بعد فہم دین کورس کا اہتمام ہوگا۔ ان شاء اللہ!

❁ مقامی تنظیم گوجرانوالہ کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت جناب انجینئر وقاراللہ نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسطاً حاضری 25 مرد حضرات (طاق راتوں میں یہ تعداد 100 تک بھی رہی) اور 12 خواتین رہی۔

❁ مقامی تنظیم کنجاہ کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت ناظم دعوت حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن جناب محمد عبدالرحمٰن نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسطاً حاضری 16 تک رہی۔ درمیان میں 30 منٹ کا وقفہ رکھا گیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ پروگرام تقریباً 12 بجے تک جاری رہتا۔

❁ مقامی تنظیم جلالپور جٹاں کے تحت ہونے والے پروگرام میں دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت حافظ فضل الرحمٰن نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسط حاضری 18 تک رہی۔ 30 منٹ کا وقفہ رکھا گیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ پروگرام تقریباً 12 بجے تک جاری رہتا۔

❁ مقامی تنظیم ڈسکہ کے تحت ہونے والے پروگرام میں خلاصہ مضامین قرآن کی سعادت محترم مبشر ریاض (مقامی امیر) نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسط حاضری 20 تک رہی۔

❁ **مرکز تنظیم اسلامی مسجد المصطفیٰ پھالیہ** میں مقامی تنظیم منڈی بہاؤالدین کے تحت بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام بذریعہ ویڈیو کیا گیا جس کا آغاز نماز تراویح کے بعد کیا گیا۔ اس پروگرام میں اوسط حاضری 12 افراد رہی۔ احباب نے رمضان المبارک کے بعد بھی اس سلسلے کو جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

رپورٹ: رانا ضیاء الحسن (ناظم نشر واشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

حلقہ کراچی شرقی

❁ **گلزار ہجری اصفہانی روڈ:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت جناب طارق پیرزادہ نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 60 مرد حضرات اور 30 خواتین کی حاضری رہی۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 200 مرد حضرات اور 200 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 220 مرد حضرات اور 230 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 70 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 42 رہی، ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 22 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 12 رہی۔ جس میں 30 مرد اور 40 خواتین شامل تھیں۔

❁ **گلزار ہجری کوئٹہ ٹاؤن:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت جناب عمر انعام جعفری نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 10 مرد حضرات اور 10 خواتین کی حاضری رہی۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 90 مرد حضرات اور 110 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 100 مرد حضرات اور 120 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 14 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 12 رہی۔ ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 20 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 15 رہی۔ تذکیر بالقرآن کورس میں 15 مرد اور 5 خواتین شامل تھیں۔

❁ **سعدی ٹاؤن:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد مقامی تنظیم کے تحت کیا گیا۔ مدرس کی سعادت جناب انجینئر نعمان اختر نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام کا انعقاد بھی کیا گیا۔ جس میں 80 مرد حضرات اور 40 خواتین کی حاضری رہی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں روزانہ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 270 مرد حضرات اور 220 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 410 مرد حضرات اور 320 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 52 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 24 رہی۔ ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 52 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 24 رہی۔ جس میں 10 مرد اور 42 خواتین شامل تھیں۔

❁ **سرجانی ٹاؤن:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت جناب حذیفہ آصف نے حاصل کی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں استقبالِ رمضان پروگرام میں 06 مرد حضرات اور 22 خواتین کی حاضری رہی۔ پہلے دو عشروں میں اوسطاً 125 مرد حضرات اور 200 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 250 مرد حضرات اور 300 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 21 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 16 رہی۔ جس میں 13 مرد اور 8 خواتین شامل تھیں۔

❁ **نیو کراچی:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت وقاص قائم نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 70 مرد حضرات اور 85 خواتین کی حاضری رہی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں پہلے دو عشروں میں اوسطاً 75 مرد حضرات اور 125 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 85 مرد حضرات اور 170 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 119 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 54 رہی۔

❁ **گلشن معمار:** اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت ڈاکٹر انوار علی صاحب نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 30 مرد حضرات اور 20 خواتین کی حاضری

رہی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں پہلے دوعشروں میں اوسطاً 225 مرد حضرات اور 210 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 250 مرد حضرات اور 200 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 67 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 45 رہی۔

بحریہ ٹاؤن: اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت جناب عمران چھاپڑا نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 53 مرد حضرات اور 49 خواتین کی حاضری رہی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں پہلے دوعشروں میں اوسطاً 220 مرد حضرات اور 75 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 200 مرد حضرات اور 57 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز ایپ سے رجسٹرڈ افراد کی تعداد 105 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 68 رہی۔ جس میں 80 مرد اور 25 خواتین شامل تھیں۔

اجمیر نگری: اس مقام پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت جناب سید محمد مصطفیٰ نے حاصل کی۔ استقبالِ رمضان پروگرام میں 15 مرد حضرات اور 20 خواتین کی حاضری رہی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں پہلے دوعشروں میں اوسطاً 185 مرد حضرات اور 200 خواتین نے باقاعدگی سے شرکت کی۔ آخری عشرہ میں 250 مرد حضرات اور 300 خواتین نے شرکت کی۔ تذکیر بالقرآن کورس پیپر کوئز میں رجسٹرڈ افراد کی تعداد 80 اور کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد 80 رہی۔

❀❀❀

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ روزہ اور قرآن دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا سفارش کرنے والا بنائے جن کی سفارش بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو۔ آمین!

دعائے مغفرت

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال کے رفیق عاطف محمود خان کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0333-1266979

☆ ملتان شہر کے رفیق علی شان خان کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0304-9607847

☆ گل گشت، ملتان کے رفیق ملک لیاقت علی بوسن کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0301-7458550

☆ حلقہ بہاول نگر، ہارون آباد غربی کے مبتدی رفیق عمیر لیاقت کے والد وفات پاگئے۔
برائے تعزیت: 0333-2353737

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور غربی کے رفیق محترم محسن الحق کے بڑے بھائی وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0347-6005063

☆ حلقہ فیصل آباد، جڑانوالہ کے رفیق حارث محبوب کی دادی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رفیق واصف محمود کی خالہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0343-3283786

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور کے امیر محترم کاشف منیر اور نقیب اعلیٰ محترم علی منیر کی ہمشیرہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0345-9121006

☆ ملتان شہر کے رفیق محمد طاہر قریشی کا بیٹا وفات پاگیا۔
برائے تعزیت: 0300-6386099

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

پریس ریلیز 26 اپریل 2025ء

پہلگام بھارت کا ڈراما اور پاکستان اصل نشانہ ہے

شجاع الدین شیخ

پہلگام بھارت کا ڈراما اور پاکستان اصل نشانہ ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام واقعہ پر بھارت اور اس کے اتحادیوں کے پاکستان مخالف ردعمل نے واضح کر دیا ہے کہ یہ ایک فالس فلیگ منصوبہ تھا جس کے تانے بانے اسرائیل، امریکہ اور خود بھارت کے ابلیسی اتحادِ ثلاثہ سے جڑتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انتہا پسند مودی ایک عرصہ سے پاکستان پر کوئی بڑا حملہ کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھا تھا جس کا دبے لفظوں میں اظہار اس نے اپنی انتخابی مہم کے دوران ہی کر دیا تھا۔ پھر یہ کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل اپنے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کو آگے بڑھانے کے لیے اس بات کو ناگزیر سمجھتا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دانت توڑے جائیں۔ پاکستان کی نظریاتی اساس کے حوالے سے خدشات کا اظہار اسرائیل کے پہلے وزیراعظم ڈیوڈ بن گوریان نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں فتح کے بعد پیرس میں جشن کے دوران ہی کر دیا تھا۔ پھر یہ کہ چند برس قبل حالیہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو بھی ایک انٹرویو میں پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنے کی خواہش کا اظہار کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے پہلے دورِ حکومت میں نہ صرف یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کیا بلکہ اپنا سفارت خانہ بھی مسلمانوں کے اس مبارک و مقدس شہر میں منتقل کر دیا۔ ٹرمپ کے یہودی داماد جیرڈ کشنر نے ابراہم اکارڈز کے نام پر اسرائیل کے بعض عرب اور دیگر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کروائے۔ اسی دوران ٹرمپ نے مقبوضہ مغربی کنارے کے 87 فیصد علاقے کو اسرائیل میں ضم کرنے کا منصوبہ ڈیل آف دی سینچری کے نام سے پیش کیا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اپنے پہلے دورِ حکومت میں امریکی صدر ٹرمپ نے دورۂ بھارت کے دوران بھی کئی ایسے معاہدے کیے جن کا مقصد بھارت کو پاکستان پر عسکری اور معاشی برتری دلانا تھا۔

افسوس اس امر پر ہے کہ مملکتِ خداداد پاکستان کے ماضی اور حال کے حکمران اور مقتدر حلقے اب بھی امریکہ کے سحر میں گرفتار دکھائی دیتے ہیں اور اسی نادانی میں چین اور افغانستان جیسے ہمسایوں کو بھی ناراض کر بیٹھے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج پاکستان سیاسی طور پر بدترین اندرونی خلفشار کا شکار ہے اور معاشی طور پر ہم مکمل طور پر مفلوج بلکہ معذور ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نہ تو کلبھوشن یادھو جیسے دہشت گرد کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا سکا ہے اور نہ ہی اپنے ازلی دشمن بھارت کی پاکستان سمیت کینیڈا اور امریکہ میں ثابت شدہ دہشت گرد کارروائیوں کے خلاف کسی فورم پر بھی آواز بلند کر پایا ہے۔ دوسری طرف بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے علاقے پہلگام میں امریکی نائب صدر کی اپنی بھارتی نژاد اہلیہ کی موجودگی میں ایک ڈراما رچا کر پاکستان کو نشانے پر رکھ لیا ہے اور امریکہ و اسرائیل بھارت کے حمایتی بن کر سامنے آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے، پانی ابھی سر سے نہیں گزرا۔ تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کے دفاع کے لیے عسکری اداروں اور عوام کا ایک پیج پر ہونا ناگزیر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر خاص و عام اپنے انفرادی و اجتماعی جرائم اور گناہوں سے تائب ہو اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔ اسلام ہی وہ واحد قوت ہے جو کراچی سے لے کے خیبر اور کوئٹہ سے لے کر لاہور تک پاکستان کے مسلمانوں کو یکجا کر سکتی ہے۔ یہ ملک اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا تھا، دشمن کی سازشوں کو ناکام بنانا اور ملک کی بقا اور سلامتی بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں ہی مضمر ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- ہسپتالوں کے نام پر موجود تباہ شدہ عمارتوں میں ابھی تک جنگ سے تباہ ہونے والی عمارتوں کے ملبے سے برآمد ہوئی لاشیں لائی جارہی ہیں۔ کئی متاثرین تاحال ملبے کے نیچے اور راستوں میں موجود ہیں، جہاں امدادی ٹیمیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ 7اکتوبر 2023ء سے اب تک شہداء کی تعداد 51240 اور زخمیوں کی تعداد113931 تک پہنچ چکی ہے۔ 18 مارچ 2025ء سے اب تک 1864 شہداء اور 4890 زخمی رپورٹ ہوئے ہیں۔
- کتائب القسام، نے جنوبی غزہ میں ایک بڑی کارروائی کے دوران ایک اسرائیلی فوجی یونٹ کو نرغے میں لے کر دھماکہ خیز مواد کے ذریعے تباہ کردیا۔ اس کے نتیجے میں متعدد صہیونی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے۔ علاوہ ازیں پانچ اسرائیلی بلڈوزرز کو بھی بارودی مواد سے نشانہ بنایا، جس سے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔
- القسام بریگیڈز کے ترجمان ابوعبیدہ نے تصدیق کی ہے کہ ہمارا اُس گروپ سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے جو اسرائیلی فوجی عیدان الیگزینڈر کو قید میں رکھے ہوئے تھا کیونکہ اُن کے ٹھکانے پر براہِ راست بمباری کی گئی۔ تاہم اس دوران میں ایک شہید کے جسد کو نکالنے میں کامیابی ملی ہے، جو قیدی عیدان الیگزینڈر کی حفاظت کی ذمہ داری پر مامور تھے۔
- یمن کی مسلح افواج نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے مظلوم فلسطینی عوام اور ان کے مجاہدین کی حمایت میں اور غزہ میں فلسطینی بھائیوں کے خلاف جاری نسل کشی کی جنگ کے جواب میں قابض صہیونی ریاست کے بن گوریون ہوائی اڈے اور بحیرہ احمر میں دو امریکی طیارہ بردار بحری جہازوں کے ارد گرد فوجی ہدف پر حملہ کر کے امریکی طیارہ بردار بحری جہاز ''ٹرومین'' اور ''ونسن'' اور بحیرہ احمر میں جنگی جہازوں کو نشانہ بنایا۔
- غزہ شہر میں اسرائیلی فضائی حملے میں صحافی اور مصنف تامر مقداد کی شہادت کے بعد غزہ کی پٹی میں نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے اب تک فلسطینی میڈیا کے کارکنان کے شہداء کی تعداد 213 ہوگئی ہے۔
- مائیکروسافٹ کمپنی کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ تقریب میں سینئر قیادت کے خلاف ملازمین کے احتجاج کے بعد کمپنی کو عالمی سطح پر نہ صرف تنقید کا سامنا ہے بلکہ اس کے خلاف عالمی بائیکاٹ اور احتجاج بھی جاری ہے جس نے کمپنی کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔
- ملائیشیا کی پارلیمنٹ کے سپیکر تان سری داتو جوہری عبدل نے کہا ہے کہ ملائیشیا نے کبھی بھی اسرائیل کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور وہ دنیا بھر کے قانون ساز اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فلسطین کی حمایت میں متفقہ اور مشترکہ موقف اپنائیں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **شام: فلسطینی صدر محمود عباس کی صدر احمد الشرع سے ملاقات:** فلسطینی صدر محمود عباس نے 16 برس بعد دمشق پہنچ کر شامی صدر احمد الشرع کو صدارت سنبھالنے پر مبارک باد دی۔ اس سے قبل صدر احمد الشرع نے پیپلز پیلس کے دروازے پر اُن کا استقبال کیا۔ فلسطینی صدر کے دورے کا مقصد شام اور فلسطین کے تعلقات مضبوط بنانا بتایا گیا ہے۔
- **غزہ: حماس اسرائیل کے ساتھ مکمل جنگ بندی پر رضامند:** حماس کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ اور حماس کے سینئر رہنما خلیل الحیہ نے واضح کیا ہے کہ تنظیم اب صرف ایک جامع معاہدے کے لیے تیار ہے، جو غزہ میں جنگ کا مکمل خاتمہ، قیدیوں کا تبادلہ اور غزہ کی تعمیر نو پر مبنی ہو۔
- **ایران: سعودی وزیر دفاع کی سپریم لیڈر سے ملاقات:** سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان نے تہران میں ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای سے ملاقات کر کے سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کا پیغام پہنچایا۔ اپنے سرکاری دورے کے دوران انہوں نے ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے بھی ملاقات کی۔
- **روس: عدالت نے افغان طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکال دیا:** روسی سپریم کورٹ نے پراسیکیوٹر جنرل کی درخواست پر افغان طالبان پر روس کی جانب سے عائد پابندی معطل کردی ہے۔ پابندی ختم ہونے سے ماسکو اور افغان قیادت کے تعلقات مزید بہتر ہونے اور تعاون بڑھانے کی راہ ہموار ہونے کا امکان ہے۔
- **مالدیپ: اسرائیلی پاسپورٹ رکھنے والوں کی ملک میں داخلے پر پابندی:** غزہ کے مظلوم عوام سے اظہارِ یکجہتی کے لیے اسرائیلی پاسپورٹ رکھنے والے افراد کے ملک میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ پارلیمان اور صدر محمد معیزو نے اس فیصلے کی توثیق کردی ہے۔
- **سعودی عرب: عمرہ زائرین کی بس کو حادثہ:** بدر سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے زائرین کی بس کو حادثہ پیش آنے سے پاکستان سے تعلق رکھنے والی 3 خواتین سمیت 5 افراد شہید ہو گئے جبکہ متعدد افراد زخمی ہوگئے۔
- **بھارت: وقف ترمیمی بل کے خلاف مسلمانوں کا مظاہرہ:** ریاست کرناٹک میں جمعیت علماء ہند کی قیادت میں ہزاروں علماء، مشائخ اور شہریوں نے بھارت میں وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے کہا وقف مسلمانوں کا آئینی حق ہے اور ہم فاشسٹ طاقتوں کو یہ حق چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔
- **بنگلہ دیش: شیخ حسینہ کے خلاف ریڈ نوٹس کے لیے انٹرپول سے رابطہ:** بنگلہ دیش پولیس نے معزول وزیراعظم شیخ حسینہ واجد اور 11 دیگر افراد کے خلاف انٹرپول کو ریڈ نوٹس جاری کرنے کی درخواست دے دی ہے۔ ان افراد پر عبوری حکومت کو گرانے اور خانہ جنگی بھڑکانے کی سازش کا الزام ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

Target Administration Division - formed in 2019 - uses Habsora to produce daily kill lists. One official described the system as generating 100 new targets per day, compared to just 50 annually in previous operations. These included the private homes of suspected Hamas members, regardless of their rank or strategic value.

According to intelligence sources cited in +972 Magazine and Local Call Hebrew outlet, the system assigns "collateral damage scores" to each strike, estimating how many civilians might die. This data is reviewed rapidly, often with little scrutiny, before approval. A former targeting officer said that civilian deaths were not a deterrent. "We killed what I thought was a disproportionate number of civilians," the source told Local Call. "The emphasis is on quantity, not quality."

Another insider said commanders are judged by how many targets they generate, not by how lawful or accurate the strikes are. Even when a human eye is "in the loop", experts warn that this amounts to little more than rubber-stamping machine-generated kill orders. While Israeli officials tout AI as a way to improve precision and reduce civilian harm, the evidence points the other way. AI has been weaponized to industrialize the process of killing amid a campaign that leading experts have described as genocidal. This automation fits seamlessly into a broader agenda echoed by far-right Israeli leaders and Donald Trump's administration, one that envisions Gaza emptied of its population through mass expulsion - or extermination - to make way for permanent Israeli control over the Palestinian enclave.

<u>Editor's Note</u>: This is in addition to the use of the AI "Lavender" and the services of AI provided by Microsoft, Google and Amazon as reported elsewhere, and to which certain employees of these companies have protested against.

<u>Source</u>:
https://www.newarab.com/news/israel-uses-ai-chatbot-genie-identify-targets-gaza-war

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(17 تا 22 اپریل 2025ء)

جمعرات 17 اپریل: صبح لاہور آمد ہوئی۔ مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز ظہر دور رفقاء سے ملاقات کی۔ بعد ازاں شعبہ مالیات، شعبہ انتظامی و قانونی امور اور رابطہ نیز شعبہ انگریزی، زکوۃ و بیرون ملک رفقاء، کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 18 اپریل: مرکز میں جاری رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کے ساتھ نشست ہوئی۔ شعبہ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ تقریر اور خطبہ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بعد از نمازِ جمعہ مقامی امیر عبد العزیز صاحب کی اہلیہ اور دیرینہ رفیق سرور صاحب کے والد کے انتقال پر تعزیت کی۔ سہ پہر کو اسٹیٹ بینک سے ریٹائرڈ، منیر احمد صاحب سے شعبہ نشر و اشاعت قرآن اکیڈمی لاہور میں ملاقات کی۔ موصوف غیر سودی بینکاری اور ''مدینہ اکنامکس'' جیسے موضوعات پر کام کر رہے ہیں۔ شام کو مقامی امیر راحیل بھٹی صاحب کی عیادت کے لیے ان کے گھر جانا ہوا۔ انہوں نے اپنے دو بھائیوں اور تین بھتیجوں کو بھی مدعو کر رکھا تھا، جو تنظیم کے دیرینہ احباء رہے ہیں۔ ان تمام احباء نے اس موقع پر تنظیم میں شمولت اختیار کی اور بالمشافہ بیعت کی۔

ہفتہ 19 اپریل: صبح حلقہ گوجرانوالہ کے تنظیمی دورہ کے لیے ناظم اعلیٰ اور نائب ناظم اعلیٰ صاحبان کے ساتھ روانگی ہوئی۔ حلقہ کے کل رفقاء اجتماع میں حلقہ اور نئے رفقاء کے تعارف، سوال و جواب کی نشست، مختصر گفتگو اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ بعد ازاں حلقہ کے ذمہ دارن سے علیحدہ نشست میں تعارف، سوال و جواب کی نشست اور مختصر گفتگو کا اہتمام ہوا۔ سہ پہر میں حلقہ پنجاب جنوبی کے دعوتی دورہ کے لیے ملتان روانگی ہوئی۔ قرآن اکیڈمی، نزد بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی (بی زیڈ) ملتان، میں قیام رہا۔

اتوار 20 اپریل: مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی (بی زیڈ) میں نماز فجر کے بعد ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں کوٹ ادو روانگی ہوئی۔ وہاں ASPIRE کالج میں ''موجودہ عالمی حالات اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد ملتان واپسی ہوئی۔ بعد نمازِ عصر دو ذمہ داران کے ایک ایک بیٹے نے بالمشافہ بیعت کی۔ بعد نماز مغرب اسلامک انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں ''نبی کریم ﷺ کا مقصد بعثت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ رات قرآن اکیڈمی، آفیسرز کالونی، ملتان میں قیام رہا۔

پیر 21 اپریل: مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، آفیسرز کالونی میں بعد نمازِ فجر ''نبی کریم ﷺ کا طریقۂ تربیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ دن میں رجوع الی القرآن کورس کے شرکاء سے ''کورس کے مقاصد اور انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کا باہمی ربط'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ بعد ازاں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں ''فہم القرآن اور نوجوانان'' کے موضوع پر خطاب کیا اور سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ پھر ملتان سے لاہور اور بعد ازاں کراچی روانگی ہوئی۔

منگل 22 اپریل: صبح 9 بجے حلقہ کراچی جنوبی کے دیرینہ رفیق اقبال احمد صاحب کے جنازہ میں شرکت کی۔

Israel using AI chatbot 'Genie' to carry out military operations in Gaza

Israel is using an AI chatbot, Genie, to decide who lives and who dies in Gaza's ongoing genocide.

By: Sarah Khalil

Israel has begun operational deployment of a military-grade artificial intelligence chatbot named Genie, a system now used by commanders to make battlefield decisions in Gaza. Far from a neutral technological upgrade, Genie represents the accelerating use of AI in warfare - automating decisions that carry life-and-death consequences in a conflict where Israel already faces credible accusations of genocide. According to reports in Yedioth Ahronoth and Ynet on Tuesday, the chatbot is modelled on ChatGPT but integrated into Israel's private military networks. Officers can type natural-language queries and receive detailed, real-time responses from the army's massive operational cloud. The tool is already in use in all Israeli military command centers and is being applied during live operations in Gaza.

Described by Israeli media as resembling "a clean web page with a text box in the middle and the title: 'What interests you?'," Genie offers Israeli officers instant answers to open-ended questions, drawing on constantly updated data from across the Israeli army's operational systems. It was launched a month ago as a trial app within the Israeli military's closed internal network, and is already deployed in all command centers. A mobile version is in development, Ynet said.

Named disturbingly after the wish-granting figure from Aladdin, Genie is being deployed in a war where over 51,000 Palestinians - the majority women and children - have been killed in Israel's relentless bombardment of Gaza. The chatbot doesn't merely retrieve data; it identifies anomalies, summarizes events, and generates operational insights—in essence, assisting Israeli commanders in selecting targets. The Israeli army insists that Genie is still in a "trial phase" and doesn't autonomously make decisions. But this disclaimer masks the reality: Genie is already shaping decisions about who lives and who dies in a warzone where civilian areas, hospitals, refugee camps, and schools have all been systematically targeted. In one example, developers explained that a commander could ask Genie which Israeli unit first raided the now-destroyed Al-Shifa Hospital - Gaza's largest medical facility - and receive an instant answer. But the use of AI in warfare is not a mark of efficiency; it is digital bureaucracy weaponized for mass killing.

The chatbot was built by a sub-unit called the "Text Factory" within the Israeli army's Matzpen division, which oversees the country's digital war infrastructure. Staffed by 20 carefully selected elite soldiers, many with advanced degrees in AI and data science, the unit operates "exactly like a high-tech startup", according to its commander, identified in Israeli media only as Captain D. "Today, when a commander wants to know, for example, who was the first team to raid Al-Shifa Hospital, they ask themselves: where can I find this information? It's hard to know which system holds the answer. This is inefficient. Our basic insight was: if it's not simple, it won't be effective. A commander in the field cannot be entangled in complex procedures," Captain D said in an interview with Yedioth Ahronoth. He added that Genie was also connected in real time to all operational systems, updating automatically with each new document uploaded or edited.

Genie is just one part of Israel's growing arsenal of AI-based killing tools. In December 2023, The Guardian revealed details about another secretive Israeli platform known as 'Habsora' (The Gospel) — an AI-assisted target-generation system that accelerated what sources inside the military describe as a "mass assassination factory". The Israeli army's

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.16

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore